تعلیم المیراث

علم میراث کے بنیادی قواعد و مسائل پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب

علم میراث کے بنیادی قواعد و مسائل پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب
تعلیم المیراث
پیش کش
مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبۂ درسی کتب)
ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : تعلیم المیراث

مؤلف : ابن داود عبد الواحد حنفی عطاری سلّمہ الباری

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ (شعبہ درسی کتب)

کل صفحات : 61

طباعتِ اوّل: ________________ تعداد: ________

ناشر : مکتبۃ المدینہ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مَدینہ محلّہ سوداگران
پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

مکتبۃُ المدینہ کی شاخیں

E-mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

مقدِّمہ (ابتدائی باتیں)

علمِ میراث کی تعریف:

وہ علم جس سے میت کے ترکے میں ہر وارث کا پورا پورا حق معلوم ہو جائے۔ اِسے فرائض اور علمِ فرائض بھی کہتے ہیں۔ مسائلِ میراث جاننے والے کو فارض، فریض، فرضی اور فراض بھی کہتے ہیں۔

علمِ میراث کا موضوع:

علم میراث کا موضوع وارثین کے درمیان ترکے کی تقسیم ہے۔

علم میراث کی غَرَض:

ترکۂ میت میں ہر وارث کے حق کی معرفت حاصل کرنا۔

علم میراث کی اہمیت:

حدیث پاک ہے: علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ[1]۔

وراثت کے ارکان:

وراثت کے تین ارکان ہیں: ١۔ مُورِث یعنی وہ شخص جو فوت ہو گیا اور ورثہ کے لیے میراث چھوڑ گیا ہو۔ ٢۔ وارث یعنی وہ شخص جو مورث کی میراث کا مستحق ہو۔ ٣۔ میراث یا ترکہ یعنی وہ قابل وراثت اموال جو میت نے چھوڑے ہوں۔

---

(١)...... السنن الکبری للنسائی، کتاب الفرائض، الأمر بتعلیم الفرائض، ٤/ ٦٣، حدیث:٦٣٠٥۔ (دار الکتب العلمیة، بیروت)

وراثت کے اسباب:

وراثت کے تین اسباب ہیں: ۱۔نسبی قرابت یعنی رشتہ داری۔ ۲۔نکاح صحیح ۳۔وَلاء یعنی عتاق ومُوالات۔

وراثت کی شرطیں:

وراثت کی تین شرطیں ہیں: ۱۔مُورِث کا مرنا۔ ۲۔مورث کی موت کے وقت وارث کا زندہ ہونا۔ ۳۔مانعِ اِرث کا نہ پایا جانا۔

وراثت کے موانع:

وراثت کے چار موانع ہیں:

۱۔رِقّ یعنی غلام ہونا۔

۲۔قتل مورث یعنی وارث کا اپنے مورث کو اس طور پر قتل کردینا جس پر قصاص یا کفّارہ لازم آتا ہے[1]۔

۳۔اختلافِ دِینین یعنی وارث ومورث میں سے کسی ایک کا مسلمان اور دوسرے کا کافر اصلی ہونا۔

۴۔اختلاف دارین یعنی وارث ومورث کا مُلک جدا جدا ہونا مثلاً ایک حربی ہو دوسرا ذمی۔(اختلاف دارین صرف کفار کے حق میں مانعِ اِرث ہے مسلمانوں کے حق میں نہیں)

---

(۱)......قتل کی پانچ قسمیں ہیں: ۱۔قتل عمد ۲۔قتل شبہ عمد ۳۔قتل خطا ۴۔قتل قائم مقام خطا ۵۔قتل بالسبب۔اِن میں سے پہلی قسم پر قصاص واجب ہوتا ہے،دوسری تیسری اور چوتھی قسم پر کفارہ لازم آتا ہے اور پانچویں قسم پر قصاص یا کفارہ نہیں بلکہ اس پر دیت واجب ہوتی ہے۔

ترکہ میت سے متعلّقہ حقوق کا بیان

میِّت کے اموالِ متروکہ سے بالترتیب چار حقوق متعلّق ہوتے ہیں:

۱۔تجہیز وتکفین[۱]۔ ۲۔قضائے دیون۔ ۳۔تنفیذ وصایا۔ ۴۔وارثین کے مابین ترکے کی تقسیم۔

یعنی سب سے پہلے میِّت کے متروکہ مال سے اُس کی تجہیز وتکفین کی جائے گی، پھر بچے ہوئے مال سے میِّت کے قرضہ جات اور دیون ادا کیے جائیں گے، پھر بچے ہوئے مال کے زیادہ سے زیادہ تہائی حصے سے میِّت کی وصیّت پوری کی جائے گی، پھر باقی مال وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

وارثین کی قسمیں:

وارثین کی دس قسمیں ہیں: ۱۔ذوی الفروض یااصحاب فرائض۔ ۲۔عصباتِ نسبیہ۔ ۳۔عصبہ سببیہ[۲]۔ ۴۔عصبہ سببیہ کے عصبہ بنفسہ۔ ۵۔ردعلی ذوی الفروض النسبیہ۔ ٦۔ذوی الارحام۔ ۷۔مولی الموالاۃ[۳]۔ ۸۔مُقَرّ لہ

---

(۱)......خیال رہے کہ شوہر والی عورت کی تجہیز وتکفین اس کے شوہر کے ذمہ ہے لہذا ایسی عورت کے اموال متروکہ سے مؤخرالذکر صرف تین حقوق متعلق ہوں گے۔

(۲)......مرنے والا اگر کسی کا آزاد کردہ غلام تھا تو اُسے آزاد کرنے والا آقا اُس کا عصبہ سببیہ ہے۔

(۳)......یعنی وہ آدمی جس سے کسی نے یہ کہا ہو کہ تو میرا مولیٰ ہے جب میں مرجاؤں تو تو میرے مال کا وارث ہے اور اگر مجھ پر دیت واجب ہو تو تو دیت ادا کرے گا اور اُس آدمی نے اِسے قبول کیا۔اور اگر ہر ایک دوسرے سے اِسی طرح کہے اور ہر ایک دوسرے کا قول قبول کرے تو دونوں ایک دوسرے کے مولیٰ الموالاۃ ہو جائیں گے اور ان میں سے جو پہلے مرے گا دوسرا اس کا وارث ہوگا۔

بالنسب علی الغیر [۱]۔ **۹۔** موصی لہٗ بجمیع المال [۲]۔ **۱۰۔** بیت المال [۳]۔

یعنی سب سے پہلے ذوی الفروض کو اُن کے مقرّرہ حصّے دیے جائیں گے، پھر بچا ہوا مال عصبہ نسبیہ کو دیا جائے گا وہ نہ ہوں تو عصبہ سببیہ کو وہ نہ ہو تو اس کے عصبہ بنفسہ کو اور وہ بھی نہ ہوں تو بچا ہوا مال دوبارہ ذوی الفروض نسبیہ میں اُن کے حصوں کے مطابق تقسیم کر دیا جائے گا۔

اور اگر کوئی ذی فرض نسبی نہ ہو تو سارا مال یا احد الزوجین کو دینے کے بعد بچا ہوا مال حسبِ ترتیب پہلے عصبہ نسبیہ کو پھر عصبہ سببیہ کو پھر اُس کے عصبہ بنفسہ کو پھر ذوی الارحام کو پھر مولی الموالاۃ کو پھر مقرلہ بالنسب علی الغیر کو پھر موصی لہٗ بجمیع المال کو دیا جائے گا اور اِن میں سے کوئی نہ ہو تو سارا مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔

☆نصف علم☆

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا فَاِنَّهٗ نِصْفُ الْعِلْمِ. علمِ میراث سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ یہ نصف علم ہے۔

(ابن ماجه، کتاب الفرائض، باب الحث علی تعلیم الفرائض، ۳/۳۱۵، حدیث:۲۷۱۹)

اس کے نصف علم ہونے کی توجیہ میں علما نے تقریبا سترہ اَقوال ذِکر فرمائے ہیں، ان میں سب سے راجح ترین قول یہ ہے کہ اِنسان کی دو حالتیں ہیں ایک حالتِ حیات اور دوسری حالتِ ممات۔ سارے دینی و دنیوی علوم کا تعلق انسان کی زندگی سے ہے لیکن علمِ میراث کا تعلق انسان کی موت سے ہے اسی لئے اسے آدھا علم فرمایا گیا۔ (علم المیراث، ص:4)

---

(۱)......یعنی وہ مجہول النسب شخص جس کو میت نے اپنی زندگی میں اپنے فروع کی یا اصول کی یا اصول کے فروع کی اولاد بتایا ہو اور اپنے اس قول سے کبھی رجوع نہ کیا ہو اور نہ ہی اُس کے قول کی تصدیق یا تکذیب دلیل شرعی سے ہوئی ہو۔

(۲)......یعنی وہ شخص جس کے لیے میت نے پورے مال کی وصیت کی ہو۔

(۳)......اگر بیت المال نہ ہو یا ایسے فاسق لوگوں کے زیرِ تصرف ہو جو بیت المال کا مال اُس کے شرعی مصارف میں صرف نہیں کرتے تو ایسے اموال عاجز فقیر کو دیدیے جائیں۔ (عمدۃ الفرائض بحوالہ درمختار و ردالمحتار)

ذوی الفروض کا بیان

کتابُ اللہ میں مذکور معیّن سہام (حصوں) کو فروضِ مقدّرہ کہتے ہیں اور یہ چھ ہیں: ۱۔نصف (آدھا) ۲۔ربع (چوتھائی) ۳۔ثمن (آٹھواں)۔اِن تینوں سہام کو نوعِ اول کہتے ہیں۔ ۴۔ثلثان (دوتہائی) ۵۔ثلث (تہائی) ۶۔سدس (چھٹا)۔ اِن تینوں سہام کو نوعِ ثانی کہتے ہیں۔

فائدہ: ان سہام میں تضعیف وتنصیف کی نسبت ہے یعنی ثمن کا دوگنا ربع اور ربع کا دوگنا نصف ہے اور نصف کا نصف ربع اور ربع کا نصف ثمن ہے وکذا الثانی۔

ذوی الفروض:

فروضِ مقدّرہ کے مستحق وارثین کو ذوی الفروض یا اصحاب الفرائض کہتے ہیں۔

ذوی الفروض کی تعداد:

یہ کُل بارہ اَفراد ہیں جن میں چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں: ۱۔باپ ۲۔دادا ۳۔شوہر ۴،۵۔اخیافی بھائی اور اخیافی بہن ۶۔بیوی ۷۔بیٹی ۸۔پوتی ۹۔سگی بہن ۱۰۔علاتی بہن ۱۱۔ماں ۱۲۔جدہ صحیحہ (دادی، نانی)

فائدہ: شوہر اور بیوی کو ذوی الفروض سببیہ اور بقیہ کو ذوی الفروض نسبیہ کہتے ہیں۔

ذوی الفروض کے احوال: خیال رہے کہ ہر ذی فرض کے مذکورہ احوال میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے یعنی پہلی حالت کا نہ ہونا دوسری حالت کے لیے شرط ہے اور پہلی اور دوسری حالت کا نہ ہونا تیسری حالت کے لیے شرط ہے وعلیٰ ہذا القیاس۔

(۱) باپ کی تین حالتیں ہیں: ۱۔صرف سدس: جبکہ بیٹا یا پوتا ہو۔ ۲۔سدس

وعصبہ: جبکہ بیٹی یا پوتی ہو۔ ۳۔صرف عصبہ: جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی نہ ہو۔

(۲) دادا کی چار حالتیں ہیں: ا۔ محجوب: جبکہ واسطہ زندہ ہو۔ ۲۔صرف سدس: جبکہ بیٹا یا پوتا ہو۔ ۳۔سدس وعصبہ: جبکہ بیٹی یا پوتی ہو۔ ۴۔صرف عصبہ: جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی نہ ہو۔

(۳) شوہر کی دو حالتیں ہیں: ا۔ ربع: جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی ہو۔ ۲۔نصف: جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی نہ ہو۔

(۴،۵) اخیافی بھائی بہن کی تین حالتیں ہیں: ا۔ محجوب: جبکہ باپ، دادا، بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی ہو۔ ۲۔سدس: جبکہ صرف ایک ہی اخیافی بھائی یا اخیافی بہن ہو۔ ۳۔ثلث: جبکہ ایک سے زائد اخیافی بھائی بہنیں ہوں خواہ دو بھائی ہوں یا دو بہنیں ہوں یا ایک بھائی اور ایک بہن ہوں۔

(۶) بیوی کی دو حالتیں ہیں: ا۔ ثمن: جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی ہو۔ ۲۔ربع: جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی نہ ہو۔

(۷) بیٹی کی تین حالتیں ہیں: ا۔ عصبہ بالغیر: جبکہ بیٹا ہو۔ ۲۔نصف: جبکہ صرف ایک بیٹی ہو۔ ۳۔ثلثان: جبکہ ایک سے زائد بیٹیاں ہوں۔

(۸) پوتی کی سات حالتیں ہیں: ا۔ محجوب: جبکہ بیٹا یا اوپر کے درجے میں پوتا ہو۔ ۲۔عصبہ بالغیر: جبکہ اسی کے درجے میں پوتا ہو۔ ۳۔نصف: جبکہ پوتی صرف ایک ہو اور اوپر کے درجے میں نہ بیٹی ہو نہ پوتی۔ ۴۔ثلثان: جبکہ پوتیاں ایک سے زائد ہوں۔ ۵۔سدس: جبکہ پوتی کے ساتھ ایک بیٹی یا اوپر کے درجے میں

ایک پوتی ہو۔ ۶۔ محجوب: جبکہ دو بیٹیاں یا اوپر کے درجے میں دو پوتیاں یا ایک بیٹی اور ایک پوتی ہوں۔ ۷۔ عصبہ بالغیر: جبکہ دو بیٹیاں یا اوپر کے درجے میں دو پوتیاں یا ایک بیٹی اور ایک پوتی ہوں اور نیچے کے درجے میں پوتا ہو۔

(۹) سگی بہن کی پانچ حالتیں ہیں: ۱۔ محجوب: جبکہ باپ، دادا، بیٹا یا پوتا ہو۔ ۲۔ عصبہ بالغیر: جبکہ سگا بھائی ہو۔ ۳۔ عصبہ مع الغیر: جبکہ بیٹی یا پوتی ہو۔ ۴۔ نصف: جبکہ سگی بہن ایک ہی ہو۔ ۵۔ ثلثان: جبکہ سگی بہنیں ایک سے زائد ہوں۔

(۱۰) علاتی بہن کی سات حالتیں ہیں: ۱۔ محجوب: جبکہ باپ، دادا، بیٹا، پوتا یا سگا بھائی ہو یا سگی بہن اور بیٹی یا پوتی ہوں۔ ۲۔ عصبہ بالغیر: جبکہ علاتی بھائی ہو۔ ۳۔ عصبہ مع الغیر: جبکہ بیٹی یا پوتی ہو۔ ۴۔ سدس: جبکہ صرف ایک سگی بہن ہو۔ ۵۔ محجوب: جبکہ ایک سے زائد سگی بہنیں ہوں۔ ۶۔ نصف: جبکہ صرف ایک علاتی بہن ہو۔ ۷۔ ثلثان: جبکہ ایک سے زائد علاتی بہنیں ہوں۔

(۱۱) ماں کی تین حالتیں ہیں: ۱۔ سدس: جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی ہو یا دو بھائی یا دو بہنیں یا ایک بھائی اور ایک بہن ہوں خواہ سگے ہوں، علاتی ہوں یا اخیافی۔ ۲۔ ثلث ما بقی بعد فرض احد الزوجین یعنی میاں بیوی میں سے کسی ایک کا حصہ دینے کے بعد جو مال بچے اُس کا ثلث: یہ دو مسئلوں میں ہوتا ہے: (۱) ماں، بیوی، باپ۔ (۲) ماں، شوہر، باپ۔ ۳۔ ثلث الکل: جبکہ گزشتہ دونوں حالتیں نہ ہوں۔

(۱۲) جدہ صحیحہ کی دو حالتیں ہیں: ۱۔ محجوب: جبکہ ماں یا واسطہ یا جدہ قُربیٰ موجود ہو۔ ۲۔ سدس: جبکہ محجوب نہ ہو۔

جدول احوال ذوی الفروض

ذوی الفروض	احکام	شرائط
(۱) باپ	سدس	جبکہ بیٹا یا پوتا ہو۔
	سدس وعصبہ	جبکہ بیٹی یا پوتی ہو۔
	عصبہ	جبکہ نہ بیٹا ہو نہ بیٹی ہو، نہ پوتا ہو نہ پوتی۔
(۲) دادا	محجوب	جبکہ واسطہ زندہ ہو۔
	سدس	جبکہ بیٹا یا پوتا ہو۔
	سدس وعصبہ	جبکہ بیٹی یا پوتی ہو۔
	عصبہ	جبکہ نہ بیٹا ہو نہ بیٹی نہ پوتا ہو نہ پوتی۔
(۳) شوہر	نصف	جبکہ نہ بیٹا ہو نہ بیٹی نہ پوتا ہو نہ پوتی۔
	ربع	جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی ہو۔
(۴، ۵) اخیافی بھائی بہن	محجوب	جبکہ باپ، دادا، بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی ہو۔
	سدس	جبکہ ایک اخیافی بھائی یا ایک اخیافی بہن ہو۔
	ثلث	جبکہ اخیافی بھائی بہن دونوں ہوں یا دو اخیافی بھائی یا دو اخیافی بہنیں ہوں۔
(۶) بیوی	ربع	جبکہ نہ بیٹا ہو نہ بیٹی، نہ پوتا ہو نہ پوتی۔
	ثمن	جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی ہو۔

(۷) بیٹی	عصبہ بالغیر	جبکہ بیٹا ہو۔
	نصف	جبکہ ایک ہی ہو۔
	ثلثان	جبکہ ایک سے زائد ہوں۔
(۸) پوتی	محجوب	جبکہ بیٹا ہو یا اوپر کے درجہ میں پوتا ہو۔
	عصبہ بالغیر	جبکہ برابر کے درجے میں پوتا ہو۔
	نصف	جبکہ اپنے درجہ میں اکیلی ہو اور اوپر نہ کوئی پوتی ہو نہ بیٹی۔
	ثلثان	جبکہ اپنے درجہ میں چند ہوں اور اوپر نہ کوئی پوتی ہو نہ بیٹی۔
	سدس	جبکہ اوپر کے درجہ میں ایک پوتی یا ایک بیٹی ہو۔
	محجوب	جبکہ اس کے اوپر دو پوتیاں یا دو بیٹیاں یا ایک بیٹی اور ایک پوتی ہو۔
	عصبہ بالغیر	جبکہ اس کے اوپر دو پوتیاں یا دو بیٹیاں یا ایک بیٹی اور ایک پوتی ہو اور نیچے کے درجہ میں کوئی پوتا ہو۔
(۹) سگی بہن	محجوب	جبکہ باپ، دادا، بیٹا یا پوتا ہو۔
	عصبہ بالغیر	جبکہ سگا بھائی ہو۔
	عصبہ مع الغیر	جبکہ بیٹی یا پوتی ہو۔
	نصف	جبکہ صرف ایک ہی ہو۔
	ثلثان	جبکہ ایک سے زائد ہوں۔

(۱۰) علاتی بہن	محجوب	جبکہ باپ، دادا، بیٹا، پوتا یا سگا بھائی ہو یا سگی بہن کے ساتھ بیٹی یا پوتی ہو۔
	عصبہ بالغیر	جبکہ علاتی بھائی ہو۔
	عصبہ مع الغیر	جبکہ بیٹی یا پوتی ہو۔
	سدس	جبکہ ایک سگی بہن ہو۔
	محجوب	جبکہ ایک سے زائد سگی بہنیں ہوں۔
	نصف	جبکہ صرف ایک ہو۔
	ثلثان	جبکہ ایک سے زائد ہوں۔
(۱۱) ماں	سدس	جبکہ رشتہ جزئیت کا کم ازکم ایک فرد یا رشتہ اخوت کے کم ازکم دوافراد ہوں۔
	ثلث مابقی	جبکہ زوج یا زوجہ ہو اور باپ بھی ہو[1]۔
	ثلث الکل	جبکہ گزشتہ دونوں حالتیں نہ ہوں۔
(۱۲) جدہ صحیحہ	محجوب	ماں سے واسطہ۔ واسطہ سے۔ قربیٰ سے۔
	سدس	جبکہ محجوب نہ ہو۔

(۱)......اِن دونوں مسئلوں میں اِن تین افراد کے ساتھ اگر میت کا ایک بھائی یا ایک بہن بھی ہو تب بھی ماں کا حصہ ثلث مابقی ہی رہے گا کیونکہ رشتہ اخوت کا ایک فرد ماں کے لیے حاجب نقصان نہیں۔

عصبات کا بیان

عصبہ کی تعریف:

وہ رشتہ دار جو ذوی الفروض کے نہ ہونے کی صورت میں کل مال کا اور اِن کی موجودگی میں بچے ہوئے مال مستحق ہوتا ہے۔ جیسے بیٹا، بھائی، چچا وغیرہ۔

عصبہ کی اقسام: عصبہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ عصبہ نسبیّہ: وہ عصبہ جو نسبی رشتہ داری سے عصبہ ہو۔ جیسے بیٹا، بھائی وغیرہ۔

۲۔ عصبہ سببیّہ: وہ عصبہ جو اعتاقِ میت سے عصبہ بنے۔ جیسے آزاد کنندہ آقا۔

عصبہ نسبیہ کی اقسام: عصبہ نسبیہ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ عصبہ بنفسہ: وہ مرد جس کی میت کی طرف نسبت میں عورت کا واسطہ نہ ہو۔ جیسے بیٹا، سگا بھائی، علاتی بھائی وغیرہ۔

۲۔ عصبہ بغیرہ یا عصبہ بالغیر: وہ عورت جو کسی مرد کی وجہ سے عصبہ بن جائے۔ جیسے بیٹے کی موجودگی میں بیٹی، سگے بھائی کی موجودگی میں سگی بہن۔

۳۔ عصبہ مع غیرہ یا عصبہ مع الغیر: وہ عورت جو کسی عورت کی وجہ سے عصبہ بن جائے۔ جیسے بیٹی کی موجودگی میں سگی بہن یا علاتی بہن۔

عصبہ بنفسہ کی اقسام: جہات کے اعتبار سے عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ جزءِ میّت: بیٹا، پوتا، پڑپوتا نیچے تک۔ ۲۔ اصلِ میّت: باپ، دادا، پڑدادا اوپر تک۔ ۳۔ جزءِ اصلِ قریب: سگا بھائی، علاتی بھائی، سگا بھتیجہ، علاتی بھتیجہ آخر تک۔ ۴۔ جزءِ اصلِ بعید: سگا چچا، علاتی چچا اور ان کے بیٹے آخر تک۔

تنبیہ: عصبہ بنفسہ صرف مرد ہوتا ہے اور عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ صرف ذی فرض عورت بنتی ہے۔

فائدہ: عصبہ بغیرہ صرف چار عورتیں بنتی ہیں: ۱۔ بیٹی (بیٹے کی موجودگی میں) ۲۔ پوتی (پوتے کی موجودگی میں) ۳۔ سگی بہن (سگے بھائی کی موجودگی میں) ۴۔ علاتی بہن (علاتی بھائی کی موجودگی میں) اور عصبہ مع غیرہ صرف دو عورتیں بنتی ہیں: ۱۔ سگی بہن (بیٹی یا پوتی کی موجودگی میں) ۲۔ علاتی بہن (بیٹی یا پوتی کی موجودگی میں)

عصبہ نسبیہ کے احکام:

عصبہ نسبیہ میں کسی کو دوسرے پر عصبہ بنفسہ یا عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ ہونے کی وجہ سے کوئی ترجیح حاصل نہیں ہوتی بلکہ اِن میں ترجیح کے تین اسباب ہیں:

۱۔ جہت میں اقرب ہونا یعنی پہلی جہت کے فرد کی موجودگی میں باقی تمام جہتوں کے افراد، اور دوسری جہت کے فرد کی موجودگی میں تیسری اور چوتھی جہت کے افراد اور تیسری جہت کے فرد کی موجودگی میں چوتھی جہت کے افراد مجحوب ہونگے۔

۲۔ درجے میں اقرب ہونا یعنی کسی جہتِ مرجّحہ میں ایک سے زائد افراد ہوں تو اُن میں جس کا درجہ اقرب ہوگا اُسے بچا ہوا مال یا کل مال ملے گا اور باقی افراد مجحوب ہوں گے لہذا بیٹے کی موجودگی میں پوتا مجحوب ہوگا۔

۳۔ قرابت میں اقوی ہونا یعنی جہتِ مرجّحہ کے درجہ مرجّحہ میں بھی اگر ایک سے زائد افراد ہوں تو اُن میں جس کی قرابت اقوی ہوگی اُسے مال ملے گا اور باقی افراد مجحوب ہوں گے لہذا سگے بھائی کی موجودگی میں علاتی بھائی مجحوب ہوگا۔

اگر جہت، درجہ اور قوتِ قرابت میں بھی ایک سے زائد افراد برابر ہوں تو اگر وہ سب مرد ہوں یا سب عورتیں ہوں تو مال اُن سب میں برابر تقسیم ہوگا اور اگر بعض مرد اور بعض عورتیں ہوں تو للذّکر مثلُ حَظِّ الانثیین کے اصول پر تقسیم ہوگا۔

حَجُب کا بیان

حجب کی تعریف:

کسی وارث کی وجہ سے دوسرے وارث کو کلی یا جزوی طور پر وراثت سے روک لینا۔

حجب کی اقسام: حجب کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حجبِ نقصان: یعنی کوئی وارث دوسرے وارث کا حصہ کم کردے۔ جیسے اولاد کی موجودگی میں شوہر کا حصہ نصف سے ربع ہو جاتا ہے۔ یہ حجب پانچ افراد کو لاحق ہوتا ہے: ۱۔شوہر ۲۔بیوی ۳۔ماں ۴۔پوتی اور ۵۔علاتی بہن۔

۲۔ حجبِ حرمان: یعنی کوئی وارث دوسرے وارث کا حصّہ بالکل ختم کردے جیسے باپ کی موجودگی میں بھائی کا حصّہ بالکل ختم ہو جاتا ہے۔

اِس حجب کے لاحق ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے ورثہ کے دو فریق ہیں:

۱۔ وہ فریق جسے کبھی حجبِ حرمان لاحق نہیں ہوتا، اِس فریق میں چھ افراد ہیں:

۱۔ماں ۲۔باپ ۳۔بیٹا ۴۔بیٹی ۵۔شوہر اور ۶۔بیوی۔

۲۔ وہ فریق جسے کبھی حجبِ حرمان لاحق ہوتا ہے اور کبھی نہیں، اور اِس کا مدار دو قاعدوں پر ہے:

(۱) جو وارث میّت کی طرف کسی واسطے سے منسوب ہو تو اُس واسطے کی موجودگی میں ذی واسطہ وارث نہیں ہوگا۔ لہذا دادا، باپ کی موجودگی میں وارث نہیں ہوگا، اسی طرح نانی، ماں کی موجودگی میں وارث نہیں ہوگی۔ (لیکن اولادِ اُم اِس قاعدے سے مستثنٰی ہیں یعنی یہ ماں کی موجودگی میں وارث ہوں گے)

(۲) الاقرب فالاقرب یعنی اقرب وارث کی موجودگی میں کوئی ابعد وارث نہیں ہوگا جیسا کہ عصبات کے بیان میں اِس کی تفصیل گذر چکی۔

فائدہ: ا۔ جس وارث کی وجہ سے دوسرے وارث کا حصہ کم یا بالکل ختم ہوجائے اُسے **حاجِب** اور جس وارث کا حصہ کم یا بالکل ختم ہوجائے اُسے **مجحوب** کہتے ہیں اور جو وارث موانعِ اِرث میں سے کسی مانع کی وجہ سے وراثت سے روک دیا جائے اُسے **محروم** کہتے ہیں۔

۲۔ مجحوب شخص دوسرے کے لیے بالاتفاق حاجب بن سکتا ہے۔ جیسے دو بھائی کہ یہ باپ کی وجہ سے خود مجحوب ہوں گے لیکن ماں کے لیے حاجب بھی ہوں گے کہ اُس کا حصّہ ثلث سے گھٹا کر سدس کر دیں گے۔

۳۔ محروم شخص ہمارے نزدیک حاجب نہیں بن سکتا بلکہ وہ کأن لم یکن ہے البتہ حضرتِ عبد اللّٰہ ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنہ کے نزدیک وہ حجب نقصان کرسکتا ہے مثلاً کسی نے کافر بیٹا چھوڑا ہو تو اُن کے نزدیک شوہر کا حصّہ نصف کی جگہ ربع اور ماں کا حصّہ ثلث کے بجائے سدس ہوجائے گا۔

س: ایک عورت کے کل مال کا وارث اس کا شوہر ہوگیا ہے یہ کیسے؟
ج: اس کا شوہر اس کا عصبہ بنفسہ یا ذورحم ہے جیسے وہ اس عورت کا چچازاد یا خالہ زاد بھائی ہے۔
س: ایک آدمی چار بیویوں کو چھوڑ کر مرا اور ترکہ سولہ دینار جن میں سے ایک بیوی کو پانچ دینار اور دوسری کو نو دینار ملے، باقی دونوں کو ایک ایک ملا یہ کیسے؟
ج: جس بیوی کو پانچ دینار ملے وہ اس کی خالہ زاد بہن ہے اور جس بیوی کو نو دینار ملے وہ اس کی پھوپھی زاد بہن ہے اور باقی دونوں سے زوجیت کے علاوہ کوئی رشتہ نہیں ہے۔

مخارج الفروض کا بیان

فروض (مقرَّرہ سہام) کل چھ ہیں: نصف، ربع، ثمن، ثلثان، ثلث اور سدس۔
پہلے تین فروض کو نوعِ اول اور باقی تین فروض کو نوعِ ثانی کہتے ہیں۔

ہر فرض کا مخرج چھوٹے سے چھوٹا وہ عدد ہوتا ہے جس سے وہ فرض پورے عدد کی صورت میں (بلا کسر) نکل سکے مثلاً نصف کا مخرج 2 ہوگا کیونکہ یہی سب سے چھوٹا وہ عدد ہے جس سے نصف حصّہ پورے عدد کی صورت میں نکل سکتا ہے کہ 2 کا نصف پورا 1 ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہ سکتے ہیں کہ نصف کا مخرج 2 ہوتا ہے اور اِس کے علاوہ ہر فرض کا مخرج اُس فرض کا ہم نام عدد ہوتا ہے جیسے ربع کا مخرج اربعہ (4)، ثمن کا مخرج ثمانیہ (8)، ثلث یا ثلثان کا مخرج ثلاثہ (3) اور سدس کا مخرج ستہ (6)۔

مخرج بنانے کے چار قاعدے ہیں:

پہلا قاعدہ: مسئلے میں صرف ایک فرض ہو تو نصف کا مخرج 2، ربع کا 4، ثمن کا 8، ثلثان یا ثلث کا 3 اور سدس کا 6 بنے گا۔ جیسے:

مسئلہ 2

میـ

شوہر	چچا
نصف	عصبہ
1	1

مسئلہ 4

میـ

شوہر	بیٹا
ربع	عصبہ
1	3

مسئلہ 8
میت

بیوی	2 بیٹے	3 بیٹیاں
ثمن	عصبہ	عصبہ
1	4	3

مسئلہ 3
میت

2 بیٹیاں	چچا
ثلثان	عصبہ
2	1

مسئلہ 3
میت

ماں	باپ	چچا
ثلث	عصبہ	محجوب
1	2	0

مسئلہ 6
میت

باپ	بیٹا	بھائی
سدس	عصبہ	محجوب
1	5	0

دوسرا قاعدہ: مسئلے میں ایک سے زائد فروض ہوں اور سب نوعِ اول یا نوعِ ثانی کے ہوں تو اُن میں سب سے چھوٹے فرض کا مخرج سب کا مخرج بنے گا یعنی ربع ونصف کا مخرج 4، ثمن ونصف کا مخرج 8، اسی طرح ثلث وثلثان کا مخرج 3 اور سدس وثلثان یا سدس وثلث یا سدس وثلث وثلثان کا مخرج 6 بنے گا۔ جیسے:

مسئلہ 4
میت

بیوی	سگی بہن	چچا
ربع	نصف	عصبہ
1	2	1

مسئلہ 8
میت

بیوی	بیٹی	چچا
ثمن	نصف	عصبہ
1	4	3

مسئلہ 3
میت

2 سگی بہنیں	2 اخیافی بہنیں
ثلثان	ثلث
2	1

مسئلہ 6
میت

ماں	2 سگی بہنیں	چچا
سدس	ثلثان	عصبہ
1	4	1

مسئلہ 6
میـ

ماں	2اخیافی بہنیں	چچا
سدس	ثلث	عصبہ
1	2	3

مسئلہ 6 عول 7
میـ

ماں	2 سگی بہنیں	2اخیافی بہنیں
سدس	ثلثان	ثلث
1	4	2

تیسرا قاعدہ: کسی مسئلے میں نوعِ ثانی کے کل یا بعض فروض کے ساتھ نصف آجائے تو مخرج 6 بنے گا، ربع آجائے تو مخرج 12 بنے گا اور ثمن آجائے تو مخرج 24 بنے گا۔ جیسے:

مسئلہ 6
میـ

شوہر	ماں	چچا
نصف	ثلث	عصبہ
3	2	1

مسئلہ 6 عول 10
میـ

شوہر	ماں	2 سگی بہنیں	2اخیافی بہنیں
نصف	سدس	ثلثان	ثلث
3	1	4	2

مسئلہ 12
میـ

بیوی	ماں	چچا
ربع	ثلث	عصبہ
3	4	5

مسئلہ 12 عول 13
میـ

بیوی	ماں	2 سگی بہنیں
ربع	سدس	ثلثان
3	2	8

مسئلہ 24
میـ

بیوی	ماں	بیٹا
ثمن	سدس	عصبہ
3	4	17

مسئلہ 24
میـ

بیوی	ماں	2بیٹیاں	بھائی
ثمن	سدس	ثلثان	عصبہ
3	4	16	1

چوتھا قاعدہ: ثلث مابقی ونصف کا مخرج 6 اور ثلث مابقی وربع کا 4 بنے گا۔ جیسے:

مسئلہ 6

شوہر	ماں	باپ
نصف	ثلث مابقی	عصبہ
3	1	2

مسئلہ 4

ماں	باپ	بیوی
ثلث مابقی	عصبہ	ربع
1	2	1

فائدہ: اگر مسئلے میں کوئی بھی فرض حصہ نہ ہو تو مستحقین کے اعداد کو مخرج بنائیں گے اور جس مرد کا حصہ عورت سے دونا ہو اس مرد کو دو مانیں گے۔ جیسے:

مسئلہ 3

بیٹا	بیٹا	بیٹا
1	1	1

مسئلہ 4

بھائی	بھائی	بھائی	بھائی
1	1	1	1

مسئلہ 9

بیٹا	بیٹا	5 بیٹیاں
2	2	5

مسئلہ 10

بھائی	بھائی	بھائی	4 بہنیں
2	2	2	4

جدول مخارج الفروض

نوعِ دوم / نوعِ اول	ثلثان 3	ثلث 3	سدس 6	ثلث مابقی ×
نصف 2		(6)		6
ربع 4		(12)		4
ثمن 8		(24)		×

عول کا بیان

عول کی تعریف:

ذوی الفروض کے سہام کا مجموعہ کبھی مخرج سے بڑھ جاتا ہے ایسی صورت میں مجموعہ سہام کو مخرج بنادیا جاتا ہے اسی کو عول کہتے ہیں۔

تنبیہ: بنیادی مخارج صرف سات ہیں: (2, 4, 8, 3, 6, 12, 24)

اِن میں سے صرف تین مخارج (6, 12, 24) میں کبھی کبھی عول ہوتا ہے باقی مخارج میں عول نہیں ہوتا۔

عول کرنے والے مخارج کی تفصیل:

ا۔ 6 کا عول 10 تک طاق اور جفت دونوں طرح ہوسکتا ہے یعنی 6 کا عول کبھی 7، کبھی 8، کبھی 9 اور کبھی 10 ہوگا۔ جیسے:

مسئلہ 6 عول 7

شوہر	2 سگی بہنیں
نصف	ثلثان
3	4

مسئلہ 6 عول 8

شوہر	سگی بہن	ماں
نصف	نصف	ثلث
3	3	2

مسئلہ 6 عول 9

شوہر	2 سگی بہنیں	2 اخیافی بہنیں
نصف	ثلثان	ثلث
3	4	2

مسئلہ 6 عول 10

شوہر	2 سگی بہنیں	2 اخیافی بہنیں	ماں
نصف	ثلثان	ثلث	سدس
3	4	2	1

۲۔ 12 کا عول 17 تک صرف طاق عدد میں ہوگا یعنی کبھی 13، کبھی 15 اور

کبھی 17 ہوگا، 14 یا 16 نہیں ہوگا۔

مسئلہ 12 عول 13

میت

بیوی	اخیافی بہن	2 سگی بہنیں
ربع	سدس	ثلثان
3	2	8

مسئلہ 12 عول 15

میت

بیوی	2 سگی بہنیں	2 اخیافی بہنیں
ربع	ثلثان	ثلث
3	8	4

مسئلہ 12 عول 17

میت

بیوی	2 اخیافی بہنیں	2 سگی بہنیں	ماں
ربع	ثلث	ثلثان	سدس
3	4	8	2

۳۔ 24 کا عول صرف 27 ہوتا ہے۔

مسئلہ 24 عول 27

میت

بیوی	2 بیٹیاں	باپ	ماں
ثمن	ثلثان	سدس	سدس
3	16	4	4

فائدہ ۱: اس مسئلے کو ''مسئلہ منبریہ'' کہتے ہیں کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک شخص کے سوال پر یہ مسئلہ فی البدیہہ بیان فرمایا تھا جبکہ آپ منبر پر جلوہ افروز تھے۔

فائدہ ۲: عول کے بعد پہلا مخرج ساقط الاعتبار ہو جاتا ہے اور سارے احکام کا تعلّق صرف عول سے ہوتا ہے۔

حصّۂ حساب

علم فرائض میں چونکہ حساب کی بھی ضرورت پڑتی ہے اِس لیے بقدرِ کفایت حساب کے کچھ اصول درج کیے جارہے ہیں۔

ہر دوعددوں کے درمیان درجِ ذیل چار نسبتوں میں سے کوئی نہ کوئی نسبت ضرور پائی جائے گی:

(۱) تماثل: جو دو عدد باہم برابر ہوں اُن میں **تماثل** کی نسبت ہوتی ہے اور ایسے دوعددوں کو **متماثلین** کہتے ہیں۔ جیسے: 5 اور 5 یا 8 اور 8۔

(۲) تداخل: جن دو عددوں میں بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا (بلا کسر) تقسیم ہوجائے اُن میں **تداخل** کی نسبت ہوتی ہے اور ایسے دوعددوں کو **متداخلین** کہتے ہیں۔ جیسے: 3 اور 12۔

(۳) توافق: جن دو عددوں میں بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم نہ ہو لیکن کوئی تیسرا ایسا عدد ہو جس پر وہ دونوں پورے پورے تقسیم ہوجاتے ہوں اُن میں **توافق** کی نسبت ہوتی ہے اور ایسے دوعددوں کو **متوافقین** کہتے ہیں۔

جیسے: 6 اور 10 (یہ دونوں 2 پر پورے پورے تقسیم ہوجاتے ہیں)

(۴) تباین: جن دو عددوں میں کوئی عدد دوسرے عدد پر پورا پورا تقسیم نہ ہو اور نہ کوئی تیسرا ایسا عدد ہو جس پر وہ دونوں پورے پورے تقسیم ہوجاتے ہوں اُن میں **تباین** کی نسبت ہوتی ہے اور ایسے دوعددوں کو **متباینین** کہتے ہیں۔

جیسے: 3 اور 5 یا 4 اور 9۔

دو عددوں میں پائی جانے والی نسبت کی معرفت:

دو عددوں میں تماثل یا تداخل کی معرفت آسان ہے لیکن توافق یا تباین کی شناخت کے لیے ہمیں درجِ ذیل قاعدے کی حاجت ہوگی۔

دو عددوں میں توافق یا تباین کی پہچان کا ضابطہ:

ایسے دو عدد جن میں نہ تماثل ہو نہ تداخل اور یہ جاننا ہو کہ اِن میں توافق ہے یا تباین تو: چھوٹے عدد کو بڑے عدد سے خارج کرتے رہیے یہاں تک کہ بڑا عدد چھوٹے عدد سے چھوٹا ہو جائے پھر چھوٹے عدد کو (جو پہلے بڑا تھا) بڑے عدد سے خارج کیجیے یہاں تک کہ بڑا عدد چھوٹا ہو جائے اِسی طرح جانبین سے سلسلہ جاری رکھیے یہاں تک کہ دونوں عدد کسی ایک عدد پر متفق ہو جائیں پھر اگر وہ عدد ایک کے علاوہ ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ اُن دونوں عددوں میں توافق کی نسبت ہے اور اگر وہ عدد ایک ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ اُن دونوں عددوں میں تباین کی نسبت ہے۔

لہذا 49 اور 72 میں تباین اور 72 اور 120 میں توافق کی نسبت ہوگی۔

توافق کا قانون اور وفق کی تعریف:

دو عدد جس تیسرے عدد پر بلا کسر منقسم ہوں وہ عدد جس کسر کا مخرج ہو اُسی کسر میں دونوں عددوں کا **توافق** کہلائے گا مثلاً 4 اور 6 ایک تیسرے عدد یعنی 2 پر بلا کسر منقسم ہیں اور 2 نصف کا مخرج ہے لہذا ہم کہیں گے کہ 4 اور 6 میں **توافق بالنصف** ہے یا 4 اور 6 **متوافقین بالنصف** ہیں۔

اسی طرح 6 اور 9 ایک تیسرے عدد یعنی 3 پر بلا کسر منقسم ہیں اور 3 ثلث کا

مخرج ہے لہذا یوں کہا جائے گا کہ 6 اور 9 میں **توافق بالثلث** ہے یا 6 اور 9 **متوافقین بالثلث** ہیں۔ وعلی ہذاالقیاس۔

پھر جس کسر میں دو عددوں کا توافق ہو وہ کسر جس عدد سے نکالیں گے خارج اُس عدد کا **وفق** کہلائے گا مثلاً 4 اور 6 میں توافق بالنصف ہے تو 4 کا نصف 4 کا وفق اور 6 کا نصف 6 کا وفق کہلائے گا۔ یونہی 6 اور 9 میں توافق بالثلث ہے تو 6 کا ثلث 6 کا وفق اور 9 کا ثلث 9 کا وفق کہلائے گا۔

دو عددوں میں سے ہر ایک کا وفق نکالنے کا ضابطہ:

۱۔ متداخلین میں سے چھوٹے عدد کا وفق ہمیشہ ایک ہوتا ہے اور بڑے عدد کا وفق وہ ہوتا ہے جو اُسے چھوٹے عدد پر تقسیم کرنے سے حاصل ہوتا ہے لہذا 4 اور 20 میں 4 کا وفق 1 اور 20 کا وفق 5 ہوگا۔

۲۔ متوافقین میں سے ہر ایک کا وفق وہ عدد ہوتا ہے جو اُسے اُس تیسرے عدد پر تقسیم کرنے سے حاصل ہوتا ہے جس پر یہ دونوں پورے پورے منقسم ہیں لہذا 4 اور 10 میں 4 کا وفق 2 اور 10 کا وفق 5 ہوگا۔

ذو اضعافِ اقل مشترک کی تعریف:

جو چھوٹے سے چھوٹا عدد چند عددوں پر پورا پورا تقسیم ہو جائے اُسے اُن عددوں کا **ذو اضعافِ اقل** کہتے ہیں جیسے 12 یہ مثلاً 4 اور 6 کا ذو اضعافِ اقل ہے۔

ذو اضعافِ اقل معلوم کرنے کا ضابطہ:

۱۔ متماثلین میں سے کوئی ایک عدد اور متداخلین میں سے بڑا عدد دونوں کا

ذواضعافِ اقل ہوگا۔

۲۔متبائنین میں سے ایک عدد کو دوسرے میں ضرب دینے سے جو حاصلِ ضرب آئے گا وہی دونوں کا ذواضعافِ اقل ہوگا لہذا 5 اور 3 کا ذواضعافِ اقل 15 ہوگا۔

۳۔متوافقین میں سے کسی ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دینے سے جو حاصلِ ضرب آئے گا وہی دونوں کا ذواضعافِ اقل ہوگا لہذا 4 اور 6 کا ذواضعافِ اقل 12 ہوگا۔

۴۔دو سے زائد اعداد کا ذواضعافِ اقل معلوم کرنا ہو تو مذکورہ بالا اصول کے مطابق پہلے کسی دو عدد کا ذواضعافِ اقل معلوم کیجیے پھر اُس کے ساتھ ایک اور عدد ملا کر اُن دونوں کا ذواضعافِ اقل معلوم کیجیے اِسی طرح عمل کرتے رہیے آخری ذو اضعافِ اقل اُن تمام اعداد کا ذواضعافِ اقل ہوگا۔

مثلاً ہمیں 4، 6، 9، 7 اور 14 کا ذواضعاف معلوم کرنا ہے تو اوّلاً مذکورہ بالا اصول کی روشنی میں 4 اور 6 کا ذواضعاف لیا جو 12 ہے پھر 12 اور 9 کا لیا جو 36 ہوا پھر 36 اور 7 کا لیا جو 252 بنا پھر 252 اور 14 کا ذواضعاف بھی 252 ہی رہا لہذا معلوم ہوا کہ اُن سب اعداد کا ذواضعافِ اقل 252 ہے۔

ذواضعافِ اقل معلوم کرنے کا ایک دوسرا طریقہ:

2	,4	,6	,9	,7	,14
3	,2	,3	,9	,7	,7
7	,2	,1	,3	,7	,7
	,2	,1	,3	,1	,1

$252 = 2 \times 3 \times 7 \times 2 \times 3$

تصحیح کا بیان

تصحیح کی تعریف:

چھوٹے سے چھوٹا وہ عدد حاصل کرنا جس سے ہر فریق کے ہر فرد کا حصّہ پورا پورا (بلا کسر) نکل سکے۔ اگر کسی فریق کو ملنے والے سہام اُس فریق کے افراد پر بلا کسر تقسیم ہو جائیں تو تصحیح کی کوئی حاجت نہیں ہوتی۔ جیسے:

مسئلہ 6
میــــــــــــــــــــــــ

ماں	باپ	2 بیٹیاں
سدس	سدس	ثلثان
1	1	4

اگر کسی فریق کو ملنے والے سہام اُس فریق کے افراد پر بلا کسر منقسم نہ ہوں تو درجِ ذیل 6 قواعد کی روشنی میں مسئلے کی تصحیح کی جاتی ہے جس سے ہر فرد کو بلا کسر سہام مل جاتے ہیں۔

خیال رہے کہ تصحیح کیلئے جس عدد کو مسئلے میں ضرب دیں گے اُس عدد کو ہر ہر فریق کے سہام میں بھی ضرب دیں گے اس طرح ہر فریق کا حصہ معلوم ہوگا پھر ہر فریق کے سہام کو اُس فریق کے افراد پر تقسیم کرنے سے ہر فرد کا حصہ معلوم ہوگا۔

پہلا قاعدہ: کسر ایک فریق پر واقع ہو اور اُن کے عددِ سہام اور عددِ رؤس میں توافق یا تداخل ہو تو اُس فریق کے عددِ رؤس کے وفق کو اصل مسئلہ میں یا عول میں ضرب دیدیجیے تصحیح ہو جائے گی۔ جیسے:

مسئلہ 6×5 تصحیح 30
میت

ماں	باپ	10 بیٹیاں
سدس	سدس	ثلثان
5=5×1	5=5×1	20=5×4

مسئلہ 12 عول 15×3 تصحیح 45
میت

شوہر	ماں	باپ	6 بیٹیاں
ربع	سدس	سدس	ثلثان
9=3×3	6=3×2	6=3×2	24=3×8

دوسرا قاعدہ: کسر ایک فریق پر واقع ہو اور اُن کے عددِ سہام اور عددِ رؤس میں تباین ہو تو اُس فریق کے کل عددِ رؤس کو اصل مسئلے میں یا عول میں ضرب دیجیے۔ جیسے:

مسئلہ 6×5=30
میت

باپ	ماں	5 بیٹیاں
سدس	سدس	ثلثان
5=5×1	5=5×1	20=5×4

مسئلہ 6 عول 7×5=35
میت

شوہر	5 سگی بہنیں
نصف	ثلثان
15=5×3	20=5×4

تیسرا قاعدہ: کسر ایک سے زائد فریقوں پر واقع ہو تو سب سے پہلے ہر فریق کے عددِ سہام اور عددِ رؤس میں نسبت دیکھتے ہوئے ایک ایک عدد محفوظ کیجیے اِس طرح کہ جس فریق کے عددِ سہام اور عددِ رؤس میں توافق یا تداخل ہو اُس فریق کے عددِ رؤس کا وفق محفوظ کیجیے اور جس فریق کے عددِ سہام اور عددِ رؤس میں تباین ہو اُس فریق کا کل عددِ رؤس محفوظ کیجیے۔

اب اگر محفوظ شدہ اعداد میں تماثل کی نسبت ہو تو اِن میں سے کسی بھی ایک عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دیجیے۔ جیسے:

مسئلہ 6×3 = 18
میـ

6بیٹیاں (3)	3دادیاں (3)	3چچا (3)
ثلثان	سدس	عصبہ
4×3 = 12	1× 3 = 3	1× 3 = 3

چوتھا قاعدہ: اور اگر محفوظ شدہ اعداد میں تداخل ہو تو اُن میں سے بڑے عدد کو اصل مسئلے میں ضرب دیجیے۔ جیسے:

مسئلہ 12× 12 = 144
میـ

4بیویاں (4)	3دادیاں (3)	12چچا (12)
ربع	سدس	عصبہ
3×12 = 36	2×12 = 24	7×12 = 84

پانچواں قاعدہ: اور اگر محفوظ شدہ اعداد میں توافق ہو تو ایک عدد کے وفق کو

دوسرے کل عدد میں ضرب دیجیے پھر حاصلِ ضرب اور تیسرے عدد میں بھی توافق ہو تو کل حاصلِ ضرب کو تیسرے عدد کے وفق میں ضرب دیجیے ورنہ کل حاصلِ ضرب کو تیسرے کل عدد میں ضرب دیجیے، اِسی طرح تمام اعدادِ محفوظہ مکمل کیجیے اور آخری حاصلِ ضرب کو اصل مسئلے میں ضرب دیجیے۔ جیسے:

مسئلہ 24×180=4320 میت

4 بیویاں (4)	18 بیٹیاں (9)	15 دادیاں (15)	6 چچا (6)
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ
540=180×3	2880=180×16	720=180×4	180=180×1

چھٹا قاعدہ: اور اگر محفوظ شدہ اعداد میں تباین ہو تو ایک کل عدد کو دوسرے کل عدد میں ضرب دیجیے پھر حاصلِ ضرب اور تیسرے عدد میں بھی تباین ہو تو کل حاصلِ ضرب کو تیسرے کل عدد میں ضرب دیجیے، اِسی طرح تمام اعدادِ محفوظہ مکمل کیجیے اور آخری حاصل کو اصل مسئلے میں ضرب دیجیے۔ جیسے:

مسئلہ 24×210=5040 میت

2 بیویاں (2)	10 بیٹیاں (5)	6 دادیاں (3)	7 چچا (7)
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ
630=210×3	3360=210×16	840=210×4	210=210×1

مذکورہ بالا چھ قواعد کا جامع ایک قاعدہ:

جس فریق (خواہ ایک ہو یا زائد) پر کسر واقع ہو اور اُس کے عددِ رؤس اور عددِ

سہام میں توافق یا تداخل ہو تو عددِ رؤس کا وفق اور تباین ہو تو کل عددِ رؤس محفوظ کر لیجیے، اب محفوظ عدد ایک ہی ہو تو اُسی کو اور ایک سے زائد ہوں تو اُن کے ذو اضعافِ اقل کو اصل مسئلہ یا عول میں ضرب دیجیے حاصلِ ضرب تصحیح ہوگی۔

تصحیح سے ہر ہر فریق اور ہر فریق کے ہر ہر فرد کا حصّہ معلوم کرنے کا طریقہ:

تصحیح کے لیے جس عدد کو اصل مسئلے یا عول میں ضرب دیا تھا اُسی عدد کو ہر ہر فریق کے اُن سہام میں ضرب دیا جائے گا جو اصل مسئلے یا عول سے اُسے ملے تھے حاصلِ ضرب اُس فریق کا حصّہ ہوگا کما قدمنا۔

پھر جس فریق کا جو حصّہ بنے وہ اُس کے افراد پر تقسیم کیا جائے گا تو خارجِ قسمت اُس فریق کے ہر ہر فرد کا حصّہ ہوگا۔

س: میراث کی تقسیم کے وقت ایک عورت نے یہ کہا کہ میں حاملہ ہوں، اگر مجھے بیٹا پیدا ہوا تو میں اور وہ دونوں وارث ہوں گے اور اگر بیٹی پیدا ہوئی تو نہ میں وارث ہوں گی نہ وہ یہ کیسے؟

ج: مورث نے اپنی وفات پر اپنی دو بیٹیوں اور ایک پوتی کو چھوڑا، اس پوتی کا نکاح اس کے چچا زاد بھائی سے ہوا جو مورث کا پوتا ہے وہ پوتی نکاح کے بعد حاملہ ہوئی اور اس کا شوہر فوت ہو گیا، لہٰذا اس کے حمل سے اگر بیٹا پیدا ہوا تو وہ عصبہ بنفسہ ہوگا اور اپنی ماں کو عصبہ بنائے گا اور اگر بیٹی پیدا ہو گی تو وہ اور اس کی ماں دونوں محجوب ہوں گی۔

س: مورث نے اپنی وفات پر ایک اخیافی بہن اور ایک علاتی بہن اور دونوں کے شوہروں کو چھوڑا اور ترکہ بارہ دینار، جن میں سے تین دینار اخیافی بہن اور اس کے شوہر کو ملے اور باقی نو دینار علاتی بہن اور اس کے شوہر کو ملے یہ کیسے؟

ج: اخیافی بہن کا شوہر مورث کا چچا زاد بھائی ہے اور علاتی بہن کا شوہر مورث کا چچا زاد بھائی بھی ہے اور اخیافی بھائی بھی ہے۔

وارثین کے درمیان ترکہ کی تقسیم

کبھی فارض کے پاس مسئلہ یوں آتا ہے کہ میت نے اِتنا مال اورفلاں وارث چھوڑے ہیں، اِس صورت میں ہر وارث کو ملنے والے مال کی تعیین کرنا ضروری ہے لہذا اِس کا اصول بیان کیا جاتا ہے۔

اوّلاً عام اصول کے مطابق مسئلہ بنایا جائے، پھر ترکے اور مسئلے میں نسبت دیکھی جائے اگر اُن میں تماثل کی نسبت ہو تو مزید کسی عمل کی حاجت نہیں۔ جیسے:

میـ مسئلہ 24		تماثل	ترکہ 24 روپے
بیوی	بیٹی	ماں	سگی بہن
ثمن	نصف	سدس	عصبہ
3	12	4	5

اور اگر دونوں میں تباین ہو تو دونوں میں سے ہر ایک کا پورا پورا عدد محفوظ کیا جائے اور توافق یا تداخل ہو تو ہر ایک کا وفق محفوظ کیا جائے پھر ہر وارث (فرد ہو یا فریق) کے سہام کو ترکہ کے محفوظ میں ضرب دیکر حاصلِ ضرب کو مسئلے کے محفوظ پر تقسیم کر دیا جائے خارجِ قسمت اُس وارث کا حصہ ہوگا۔ جیسے:

میـ مسئلہ 24 (24)		تباین	ترکہ 25 (25) روپے
بیوی	بیٹی	ماں	سگی بہن
ثمن	نصف	سدس	عصبہ
3.12=24÷25×3	12.5=24÷25×12	4.16 =24÷25×4	5.20=24÷25×5

مسئلہ 24(4) میـ — توافق بالسدس — ترکہ 30(5) روپے

بیوی	بیٹی	ماں	سگی بہن
ثمن	نصف	سدس	عصبہ
3.75=4÷5×3	15=4÷5×12	5=4÷5×4	6.25=4÷5×5

مسئلہ 24(1) میـ — تداخل — ترکہ 96(4) روپے

بیوی	بیٹی	ماں	سگی بہن
ثمن	نصف	سدس	عصبہ
12=1÷4×3	48=1÷4×12	16=1÷4×4	20=1÷4×5

فائدہ: ترکہ میں اگر عددِ صحیح کے ساتھ کسر بھی ہو تو مسئلہ اور ترکہ دونوں کو بسیط کیا جائے یعنی دونوں کو کسور بنا دیا جائے، ترکہ کے عددِ صحیح کو کسر کے مخرج میں ضرب دیکر حاصلِ ضرب میں کسر کا عدد جمع کر لینے سے ترکہ بسیط ہو جائے گا اور عددِ مسئلہ کو کسر کے مخرج میں ضرب دینے سے مسئلہ بسیط ہو جائے گا۔

ترکہ اور مسئلہ کو بسیط کرنے کے بعد باقی عمل حسبِ سابق کیا جائے۔ مثلاً اگر مسئلہ 24 اور ترکہ 20 صحیح 1/3 روپے ہوں تو تخریج حسبِ ذیل ہو گی:

مسئلہ 24 بسط 72(72) میـ — تباین — ترکہ 20 صحیح 1/3 روپے بسط 61(61)

بیوی	بیٹی	ماں	سگی بہن
ثمن	نصف	سدس	عصبہ
2.54=72÷61×3	10.16 =72÷61×12	3.38 =72÷61×4	4.23=72÷61×5

قرض خواہوں کے درمیان ترکہ کی تقسیم

میت کے مال سے تجہیز وتکفین کے بعد جو بچے اُس سے میت کا دین ادا کرنا لازم ہے اگرچہ اِس میں سارا مال صرف ہوجائے اور اِنفاذِ وصیت اور ورثہ کے لیے کچھ نہ بچے۔

بچا ہوا مال قضائے دیون کے لیے ناکافی ہوتو اگر ایک ہی شخص کا دین ہوتو بچا ہوا کل مال اُسے دیا جائے گا اور اگر چند افراد کا دین ہوتو بچا ہوا مال اُن سب میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر ایک کو اُس کے دین کی نسبت سے ملے۔ اِس کا طریقہ درجِ ذیل ہے:

ہر قرض خواہ کو وارث کی جگہ رکھ دیا جائے اور جس کا جتنا دین ہو اُسے اُس کے سہام کی جگہ رکھ دیا جائے اور سب کے دیون کا مجموعہ مبلغ (مخرج) قرار دیا جائے اور بچے ہوئے مال کو ترکہ کی جگہ رکھ دیا جائے پھر وہی عمل کیا جائے جو وارثین کے درمیان ترکہ کی تقسیم کے تحت کیا تھا۔

مثلاً بچا ہوا مال 12 دینار ہے اور اُس پر 18 دینار دین ہے جس میں فرید کے 2 دینار، کلثوم کے 4 دینار اور یحییٰ کے 12 دینار ہیں تو اِس کی تخریج حسبِ ذیل ہوگی:

مسئلہ 18 (3) میـ	توافق بالسدس	ترکہ 12 (2) دینار
فرید	کلثوم	یحییٰ
2×2÷3=1.33 دینار	4×2÷3=2.66 دینار	12×2÷3=8 دینار

ردّ کا بیان

ردّ کی تعریف:

ذوی الفروض کو ان کے حصّے دینے کے بعد باقی مال عصبہ کو دیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی بھی عصبہ موجود نہ ہو تو بچا ہوا مال دوبارہ ذوی الفروض نسبیہ کو اُن کے حقوق کے مطابق دیا جاتا ہے اِسی کو ردّ کہتے ہیں۔

تنبیہ: ذوی الفروض سببیّہ (میاں، بیوی) پر ردّ نہیں ہوتا لہذا اگر کسی مسئلے میں احد الزوجین کے علاوہ اور کوئی ذی فرض نہ ہو اور نہ کوئی عصبہ ہو تو احد الزوجین کو اُس کا حصّہ دیکر باقی مال ذوی الارحام کو دیا جائے گا۔

فائدہ: چونکہ ردّ صرف ذوی الفروض نسبیہ پر ہوتا ہے ذوی الفروض سببیّہ پر نہیں ہوتا اِس لیے ذوی الفروض نسبیہ کو مَـنْ يُـرَدُّ عَلَيْهِ اور ذوی الفروض سببیہ کو مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِ بھی کہا جاتا ہے۔

ردّ کے چار قواعد ہیں:

پہلا قاعدہ: مسئلے میں من یرد علیه کی صرف ایک جنس ہو اور من لایرد علیه نہ ہو تو ردّ کا مخرج اُن کے عددِ رؤوس کے مطابق بنے گا۔ جیسے:

مسئلہ 3 ردّ 2 میـــــ	مسئلہ 6 ردّ 4 میـــــ	مسئلہ 3 ردّ 5 میـــــ
2 بیٹیاں	4 دادیاں	5 بہنیں
ثلثان	سدس	ثلثان
2	4	5

دوسرا قاعدہ: مسئلے میں مـن یـرد علیه کی ایک سے زائد جنسیں ہوں اور من

لا یرد علیه نہ ہوتو ردّ کا مخرج اُن کے سہام کے مطابق بنے گا۔ جیسے:

مسئلہ 6رد 2 میں

دادی	اخیافی بہن
سدس	سدس
1	1

مسئلہ 6رد 3 میں

ماں	2اخیافی بہن
سدس	ثلث
1	2

مسئلہ 6رد 4 میں

بیٹی	پوتی
نصف	سدس
3	1

مسئلہ 6رد 5 میں

ماں	2بیٹیاں
سدس	ثلثان
1	4

مسئلہ 6رد 5 میں

بیٹی	اخیافی بہن	ماں
نصف	سدس	سدس
3	1	1

تیسرا قاعدہ: مسئلے میں من یرد علیه کی صرف ایک جنس ہو اوراس کے ساتھ من لا یرد علیه بھی ہوتو من لا یرد علیه کے فرض سے مخرج بنا کر اُس سے من لا یرد علیه کو اس کا حصّہ دیکر باقی سب من یرد علیه کو دیا جائے گا۔ جیسے:

مسئلہ 4 میں

شوہر	3بیٹیاں
ربع	ثلثان
1	3

مسئلہ 8 میں

بیوی	7بیٹیاں
ثمن	ثلثان
1	7

چوتھا قاعدہ: مسئلے میں من یرد علیہ کی ایک سے زائد جنسیں ہوں اور ساتھ من لا یرد علیہ بھی ہو تو دو مخرج بنیں گے پہلا مخرج من لا یرد علیہ کے فرض سے بنے گا اور اُس میں سے اُس کا حصہ دیکر باقی کو محفوظ کرلیا جائے گا۔ دوسرا مخرج دوسرے قاعدے کی روشنی میں من یرد علیہ کے سہام سے بنے گا۔

پھر محفوظ کو دوسرے مخرج پر تقسیم کریں گے اگر پورا پورا تقسیم ہوجائے تو مزید کسی عمل کی حاجت نہیں اور مخرجِ اول ہی دونوں فریقوں کا مخرج قرار دیا جائیگا۔ جیسے:

مخرج اول 4 محفوظ (3) — مخرج ثانی 6 رد 3

میـ

بیوی	دادی	2 اخیافی بہنیں
ربع	سدس	ثلث
1	1	2

اور اگر محفوظ دوسرے مخرج پر پورا پورا تقسیم نہ ہو تو مخرجِ ثانی کو مخرجِ اول میں ضرب دیکر حاصلِ ضرب کو دونوں فریقوں کا مخرج قرار دیا جائے گا، پھر مخرجِ ثانی کو من لا یرد علیہ کے سہام میں اور محفوظ کو من یرد علیہ کے سہام میں ضرب دیا جائے گا۔ جیسے:

مخرج اول 8 محفوظ (7) $\times 5 = 40$ — مخرج ثانی 6 رد 5

میـ

بیوی	2 بیٹیاں	دادی
ثمن	ثلثان	سدس
5 = 5×1	28 = 7×4	7 = 7×1

تخارج کا بیان

تخارج کی تعریف:

اگر کوئی وارث ترکہ میں سے کچھ متعین مال لے کر باقی مال میں اپنا حق چھوڑ دے اور تمام ورثہ اس پر راضی ہوں تو یہی **تخارج** ہے۔

تخارج کا حکم:

اگر کچھ لیے بغیر کوئی وارث یہ کہہ دے کہ میں نے ترکہ میں اپنا حق چھوڑا تو یہ نہ تخارج ہوگا اور نہ ایسا کہنے سے اس کا حق باطل ہوگا۔

تخارج کا مسئلہ بنانے کا طریقہ:

سب سے پہلے عام اصول کے مطابق مکمل مسئلہ بنایا جائے پھر جو وارث متخارج ہو اُسے کالعدم مان کر اُسے ملنے والے سہام مخرج سے نفی کر کے باقی سہام باقی وارثین کو دیدیے جائیں گے۔

مثلاً شوہر، ماں اور چچا وارث ہوں اور شوہر یہ کہے کہ میرے ذمّے جتنا دین مہر ہے اُس کے عوض میں نے باقی مال میں اپنا حق چھوڑا اور باقی تمام ورثہ اس پر راضی ہوجائیں تو مسئلے کی تخریج حسبِ ذیل ہوگی:

مسئلہ 6 طرح 3 = 3

میـ

شوہر	ماں	چچا
نصف	ثلث	عصبہ
(3)	2	1

مناسخہ کا بیان

مناسخہ کی تعریف:

اگر مورِث کے مال کی تقسیم سے پہلے اُس کا کوئی وارث فوت ہوجائے تو میّتِ اول کے مال میں سے میّتِ ثانی کا حصّہ شرعی طور پر خود بخود میّتِ ثانی کے وارثوں کی طرف منتقل ہوجاتا ہے اسی کو مناسخہ کہتے ہیں۔

مناسخہ کا مسئلہ بنانے کا طریقہ:

میّتِ اول کا مکمل مسئلہ بنایا جائے یہ تصحیح اوّل ہوگی اور اِس سے میتِ ثانی کو ملنے والے سہام کو مافی الید قرار دیا جائے پھر میتِ ثانی کا مکمل مسئلہ بنایا جائے یہ تصحیح ثانی ہوگی۔اس کے بعد مافی الید اور تصحیح ثانی میں نسبت دیکھی جائے اگر دونوں میں تماثل ہو تو مسئلہ مکمل ہوگیا مزید کسی عمل کی حاجت نہیں۔

اور اگر دونوں میں تباین ہو تو دونوں کا پورا پورا عدد محفوظ کرلیا جائے اور توافق یا تداخل ہو تو دونوں کا وفق محفوظ کرلیا جائے ،اِس طرح ہمارے پاس دو محفوظ حاصل ہوں گے ایک تصحیح ثانی کا محفوظ اور دوسرا مافی الید کا محفوظ،اب مسئلے کی تکمیل کے لیے صرف دو عمل درکار ہوں گے:

پہلا عمل: تصحیح ثانی کے محفوظ کو تصحیح اول میں اور اوپر کے تمام زندہ ورثہ کے سہام میں ضرب دیا جائے۔

دوسرا عمل: مافی الید کے محفوظ کو میت ثانی کے وارثین کے سہام میں ضرب دیا جائے۔

فائدہ: اگر میت اول یا میت ثانی کے وارثین میں سے کوئی تیسرا فوت ہوگیا ہو تو میتِ ثانی کا مناسخہ کرنے کے بعد میتِ اوّل اور میتِ ثانی کو میتِ اوّل کی جگہ اور میتِ ثالث کو میت ثانی کی جگہ مان کر میتِ ثالث کا مناسخہ مذکورہ بالا قاعدے کے مطابق کیا جائے گا، یوں ہی ہر فوت ہونے والے کو بالترتیب میتِ ثانی کی جگہ اور اُس سے پہلے کے تمام اموات کو میتِ اول کی جگہ مان کر مناسخہ کا عمل کیا جائے گا۔

اب چار بطون کی ایک جامع مثال لکھی جاتی ہے اِس میں غور کریں کہ متعلّقات کو لکھنے کا طریقہ اور اُن کی جگہیں کیا ہیں۔(اموات کی ترتیب اور ہر ایک کے وارثین کی تفصیل مثال سے سمجھ لی جائے)

مسئلہ 4 محفوظ $^{(3)}$ ×4=2×16=4×32=128   مسئلہ 6 رد 4

سلیمہ میت

شوہر (زید)	بیٹی (کریمہ)	ماں (عظیمہ)
ربع	نصف	سدس
4=4×1	9=3×3	6=2×3×1

مسئلہ 4   تماثل   مافی الید 4

زید میت

بیوی (حلیمہ)	باپ (عمرو)	ماں (رحیمہ)
ربع	عصبہ	ثلث مابقی
8=4×2×1	16=4×2×2	8=4×2×1

مسئلہ 6(2) | توافق بالثلث | مافی الید 9(3)

کریمہ میت

بیٹی (رقیہ)	بیٹا (خالد)	بیٹا (عبداللہ)	جدہ (عظیمہ)
عصبہ	عصبہ	عصبہ	سدس
$12=4\times3\times1$	$24=4\times3\times2$	$24=4\times3\times2$	$3=3\times1$

مسئلہ $4=2\times2$ (4) | تباین | مافی الید 9(9)

عظیمہ میت

شوہر (عبدالرحمٰن)	بھائی (عبدالرحیم)	بھائی (عبدالکریم)
نصف	عصبہ	عصبہ
	$2=2\times1$	
$18=9\times2\times1$	$9=9\times1$	$9=9\times1$

مسئلہ 4(1) | تداخل | مافی الید 12(3)

رقیہ میت

شوہر (عبدالعلیم)	بیٹا (کلیم)	بیٹی (فہیمہ)
ربع	عصبہ	عصبہ
$3=3\times1$	$6=3\times2$	$3=3\times1$

الاحیاء

حلیمہ	عمرو	رحیمہ	خالد	عبداللہ	عبدالرحمٰن	عبدالرحیم
8	16	8	24	24	18	9

عبدالکریم	عبدالعلیم	کلیم	فہیمہ
9	3	6	3

ذوی الارحام کا بیان

ذوی الارحام کی تعریف:

وہ نسبی رشتہ دار جو نہ ذی فرض ہو نہ عصبہ جیسے نواسہ، نواسی، خالہ، ماموں وغیرہ۔

مسئلہ: ذوی الارحام کے لیے کوئی مخصوص حصّہ مقرر نہیں بلکہ جس طرح عصبہ کو بحالتِ انفراد کل مال اور ذوی الفروض کے ساتھ بچا ہوا مال ملتا ہے اِسی طرح ذوی الارحام کو بحالتِ انفراد کل مال اور احد الزوجین کے ساتھ بچا ہوا مال ملتا ہے بشرطیکہ کوئی ذی فرض نسبی یا کوئی عصبہ موجود نہ ہو ورنہ اِن کو کچھ نہیں ملے گا۔

ذوی الارحام کی اصناف:

جہات کے اعتبار سے عصبات کی طرح ذوی الارحام کی بھی چار صنفیں ہیں:

(۱) جزءِ میت : یعنی بیٹیوں اور پوتیوں کی اولاد نیچے تک۔

(۲) اصلِ میت : یعنی اجدادِ فاسدین اور جداتِ فاسدات اوپر تک۔

(۳) جزءِ اصلِ قریب: یعنی بہنوں کی اولاد اور بھائیوں کی بیٹیاں نیچے تک۔

(۴) جزءِ اصلِ بعید : یعنی پھوپھیاں، ماموں، خالائیں اور اُن کی اولاد۔

ترتیبِ اصناف:

ذوی الارحام کی اصناف میں ترتیب وہی ہے جو ذکر کی گئی ہے یعنی صنفِ اول کا ایک فرد بھی موجود ہوگا تو باقی اصناف کے تمام افراد مجحوب ہوں گے اور صنفِ ثانی کا کوئی فرد ہوگا تو صنفِ ثالث اور رابع کے تمام افراد مجحوب ہوں گے اور صنفِ ثالث کا کوئی فرد ہوگا تو صنفِ رابع کے تمام افراد مجحوب ہوں گے۔

ذوی الارحام کی صنفِ اول کا بیان

صنفِ اول میں اگر ایک سے زائد افراد موجود ہوں تو اُن میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کے درجِ ذیل دو اسباب ہیں:

۱۔ قربِ درجہ: یعنی اِن میں جسے میت کی طرف نسبت میں وسائط کم ہوں وہ کثیر الوسائط پر ہمیشہ مقدم رہے گا لہذا نواسی ہوتو پوتی کی بیٹی محجوب ہوگی کیونکہ پہلی کے لیے میت کی طرف نسبت میں ایک واسطہ ہے جبکہ دوسری کے لیے دو واسطے ہیں۔

۲۔ ولدیتِ وارث [۱]: اگر درجہ مرجحہ میں ایک سے زائد افراد ہوں جن میں بعض ولد وارث اور بعض ولد ذی رحم ہوں تو ولدِ وارث کو ترجیح ہوگی اور ولد ذی رحم محجوب ہوں گے لہذا پوتی کی اولاد کی موجودگی میں نواسی کی اولاد محجوب ہوگی۔

اگر درجہ مرجحہ میں ایک سے زائد افراد ہوں اور سب ولدِ وارث یا سب ولد ذی رحم ہوں تو درجِ ذیل قواعد سے اُن سب میں مال تقسیم ہوگا:

پہلا قاعدہ: ہر بطن میں اصول کی صفتِ ذکورت وانوثت متفق ہوتو فروع پر اُن کے ابدان کے اعتبار سے مال تقسیم ہوگا للذّکر مثلُ حَظِّ الانثیین۔ جیسے:

مسئلہ 3
میت

بیٹا	بیٹا
بیٹی	بیٹی
2 بیٹے	بیٹا
2	1

---

(۱)......اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی وارث یعنی ذی فرض یا عصبہ سے بلاواسطہ اتصال رکھے۔

دوسرا قاعدہ: صرف ایک بطن میں اصول کی صفتِ ذکورت وانوثت مختلف ہوتو اوّلاً مال اُس بطن پر تقسیم کیا جائے جہاں اصول کی صفت مختلف ہے، یہاں مؤنث کو ایک حصہ اور مذکر کو دو حصے دیں گے پھر ہر ایک کا حصہ اُس کی فرع کو دیں گے۔ جیسے:

مسئلہ 3

میت

بیٹی	بیٹی
بیٹا 2	بیٹی 1
بیٹی	بیٹا
2	1

تیسرا قاعدہ: اگر ایک سے زائد بطون میں اصول کی صفتِ ذکورت وانوثت مختلف ہوتو مال اولاً اُس بطن پر تقسیم ہوگا جہاں اصول کی صفت میں پہلا اختلاف ہو للذکر مثل حظ الانثیین، پھر مردوں اور عورتوں کی الگ الگ جماعتیں بنا کر ہر جماعت کا حصّہ الگ الگ اکٹھا کر کے اُس بطن پر تقسیم کیا جائے گا جہاں اصول کی صفت میں دوسرا اختلاف ہو، پھر حسبِ سابق مردوں اور عورتوں کی جماعتیں بنا کر ہر جماعت کا حصہ اُس بطن پر تقسیم کیا جائے جہاں اصول کی صفت میں تیسرا اختلاف ہو وعلی ہذا القیاس، پھر جو مرد یا عورت منفرد ہو اُس کا حصہ اُس کی فرع کے افراد پر تقسیم کردیا جائے۔ اور مرد منفرد نہ ہوتو مردوں کی ایک جماعت بنا کر اُن سب کا حصہ اکٹھا کرلیا جائے اور عورت منفرد نہ ہوتو عورتوں کی ایک جماعت بنا کر اُن سب کا حصہ بھی اکٹھا کرلیا جائے، پھر ہر جماعت کا حصہ اُس کے فروع کے افراد پر تقسیم کردیا جائے للذَّکر مثلُ حَظِّ الانثیین۔ جیسے:

مسئلہ 4×15 تصحیح 60

میت

ب1	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹا	بیٹا
	36=4×9									24=4×6		
ب2	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
ب3	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹا
	18						18			12		12
ب4	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
	6			12			9		9			
ب5	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹی	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹی
	3		3	6	6					4	8	
ب6	بیٹی	بیٹا	بیٹی	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
	1	2	3	4	6	2	6	3	9	4	8	12

چوتھا قاعدہ: جب اصول میں مال تقسیم کیا جائے تو ''صفت'' اصل کی اور ''عدد'' فرع سے لیا جائے گا یعنی عورت کی ایک فرع ہو تو اُسے ایک، دو ہوں تو دو اور تین ہوں تو تین حصے دیں گے، اور مرد کی ایک فرع ہو تو اُسے دو، دو ہوں تو چار اور تین ہوں تو چھ حصے دیں گے، پھر حسبِ سابق اُنکے حصوں کو نیچے پہنچایا جائے گا۔ جیسے:

مسئلہ 3×10 تصحیح 30

میت

بیٹی	بیٹی	بیٹی
بیٹی	بیٹی	بیٹی
بیٹا	بیٹی 6=3×2	بیٹا
24=3×8		
2 بیٹے	2 بیٹیاں	2 بیٹیاں
16	6	8
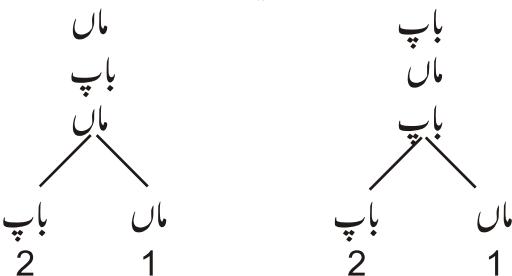
ذوی الارحام کی صنفِ ثانی کا بیان

صنفِ ثانی میں اگر ایک سے زائد افراد ہوں تو اُن میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کا سبب صرف **قربِ درجہ** ہے یعنی جس کا درجہ میت سے اقرب ہوگا اُسے مال دیا جائے گا چاہے وہ باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی جانب سے اور ابعد درجے والا محجوب ہوگا لہذا باپ کا نانا اور نانی کا نانا ہو تو مال باپ کے نانا کو ملے گا اور نانی کا نانا محجوب ہوگا اور نانا اور باپ کا نانا ہو تو مال نانا کو ملے گا اور باپ کا نانا محجوب ہوگا۔

اگر درجہ مرجّحہ میں ایک سے زائد افراد ہوں تو اُن میں سے کوئی بھی محجوب نہیں ہوگا اور درجِ ذیل قواعد سے اُن سب میں مال تقسیم ہوگا:

پہلا قاعدہ: وہ تمام افراد صرف باپ یا صرف ماں کی طرف سے ہوں اور ہر بطن میں اُن کے فروع کی صفتِ ذکورت وانوثت متفق ہو تو مال اُن سب افراد پر تقسیم کیا جائے گا، ہر عورت کو ایک حصّہ اور ہر مرد کو دو حصّے دیئے جائیں گے۔ جیسے:

مسئلہ 3
میـــــت
باپ
ماں
باپ
باپ — ماں
2 — 1

مسئلہ 3
میـــــت
ماں
باپ
ماں
باپ — ماں
2 — 1
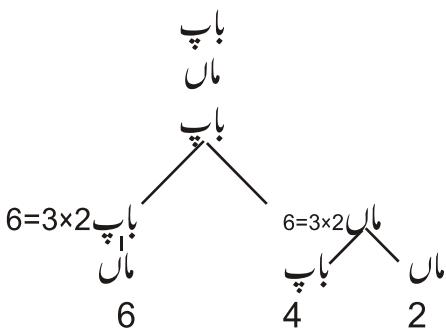
دوسرا قاعدہ: وہ تمام افراد صرف باپ یا صرف ماں طرف سے ہوں لیکن اُن کے فروع کی صفتِ ذکورت وانوثت مختلف ہو تو مال اولاَبطنِ اختلاف پر تقسیم ہوگا اور

جس عورت کی ایک اصل ہواُسے ایک حصّہ اور جس کی دو اصل ہوں اُسے دو حصے اور جس مرد کی ایک اصل ہواُسے دو حصے اور جس کی دو اصل ہوں اُسے چار حصّے دیں گے، پھر ہر ایک کا حصہ صنفِ اول کی طرح اُس کے اصول کو دیا جائے گا۔ جیسے:
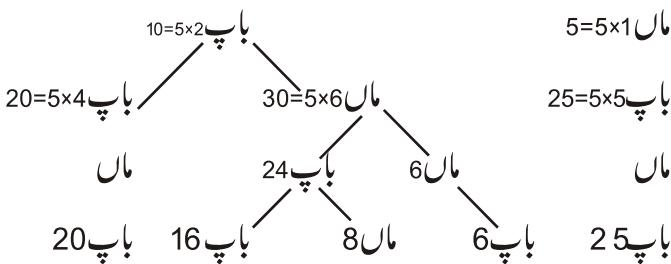
مسئلہ 4×3 تصحیح 12

میـ

باپ

ماں

باپ

باپ 6=3×2   ماں 6=3×2

ماں   باپ   ماں

6   4   2

تیسرا قاعدہ: اُن افراد میں بعض باپ کی طرف سے ہوں اور بعض ماں کی طرف سے، تو مال کے تین حصے کیے جائیں گے ایک حصہ ماں کو اور دو حصے باپ کو دیں گے پھر ماں کا حصہ ماں کی طرف کے افراد میں اور باپ کا حصہ باپ کی طرف کے افراد میں مذکورہ بالا قواعد سے تقسیم کیا جائے گا۔ جیسے:

مسئلہ 5×3 تصحیح 5×15 تصحیح 75

میـ

ذوی الارحام کی صنفِ ثالث کا بیان

صنفِ ثالث میں اگر ایک سے زائد افراد موجود ہوں تو اُن میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کے وہی دو اسباب ہیں جو صنفِ اول میں بیان ہوئے:

۱۔قربِ درجہ: یعنی اِن میں جس کا درجہ اقرب ہوگا اُسی کو مال دیا جائے گا اور ابعد درجے والا محجوب ہوگا لہٰذا ایک بھتیجی اور ایک بھانجے کا بیٹا ہو تو مال صرف بھتیجی کو ملے گا اور بھانجے کا بیٹا محجوب ہوگا۔

۲۔ولدیتِ وارث: یعنی اگر درجہ مرجحہ میں بھی ایک سے زائد افراد موجود ہوں جن میں بعض ولد وارث اور بعض ولد ذی رحم ہوں تو ولدِ وارث کو ترجیح دی جائے گی اور ولد ذی رحم محجوب ہوں گے لہٰذا ایک بھتیجے کی بیٹی اور ایک بھانجی کا بیٹا ہو تو مال صرف بھتیجے کی بیٹی کو ملے گا اور بھانجی کا بیٹا محجوب ہوگا۔

اگر درجہ مرجّحہ میں ایک سے زائد افراد ہوں اور وہ سب ولد ذی رحم ہوں یا سب ولد وارث ہوں تو اُن میں سے کوئی بھی محجوب نہیں ہوگا اور درجِ ذیل قواعد سے اُن سب میں مال تقسیم ہوگا:

پہلا قاعدہ: اگر تمام افراد صرف ماں کی طرف سے ہوں تو مرد وعورت سب پر برابر برابر مال تقسیم ہوگا لہٰذا اگر ایک اخیافی بہن کا بیٹا اور ایک اخیافی بہن کی بیٹی ہو تو دونوں کو آدھا آدھا ملے گا۔

دوسرا قاعدہ: بعض افراد صرف ماں کی طرف سے، بعض صرف باپ کی طرف سے اور بعض دونوں کی طرف سے ہوں تو جن بھائی بہنوں کی اولاد ہیں اُنہیں

زندہ مان کر اُن میں جو ذی فرض ہوں اُنہیں اُن کا فرض حصہ اور باقی مال سگے بھائی بہن کو اُن کے عددِ فروع کے اعتبار سے دیا جائے گا اور علاتی بھائی بہن مجحوب ہونگے۔ پھر اخیافی بہن بھائی میں سے ہر ایک کا حصہ اُس کے فروع میں برابر برابر اور سگے بہن بھائی میں سے ہر ایک کا حصہ اُس کے فروع میں للذکر مثل حظ الانثیین کے اصول پر تقسیم کیا جائے گا۔ جیسے:

مسئلہ 3×3 تصحیح 9

میت

اخیافی بھائی	اخیافی بہن	سگا بھائی	سگی بہن	علاتی بھائی	علاتی بہن
3=3×1		6=3×2		مجحوب	
بیٹی	بیٹی + بیٹا	بیٹی	بیٹی + بیٹا	بیٹی	بیٹی + بیٹا
1	1 1	3	1 2	×	× ×

س: کسی عورت نے یہ کہا میرے سگے بھائی نے چھ سو دینار چھوڑے تھے جن میں سے مجھے صرف ایک دینار ملا یہ کیسے؟

ج: ایک عورت نے حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ سے شکایت کی کہ میرا سگا بھائی چھ سو دینار چھوڑ کر فوت ہوا لیکن مجھے صرف ایک دینار ملا ہے؟ امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے یہ شکایت سن کر پوچھا کہ کس نے ترکہ تقسیم کیا ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ آپ کے شاگرد داؤد طائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ) نے تو حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے برجستہ فرمایا کہ وہ کسی کا حق گھٹانے والے نہیں ہیں، یہ بتا کہ تیرے بھائی نے ایک جدہ صحیحہ چھوڑی ہے؟ اس نے کہا: ہاں!، پھر امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: کیا اس نے دو بیٹیاں بھی چھوڑی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں!، پھر پوچھا: کیا ایک بیوی بھی چھوڑی ہے؟ اس نے کہا: ہاں!، پھر پوچھا: کیا بارہ سگے بھائی بھی چھوڑے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں!، تو امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو تو ایک ہی دینار کی مستحق ہے۔ (اس مسئلہ کو دیناریہ اور داؤدیہ بھی کہتے ہیں، وجہ تسمیہ ظاہر ہے)

ذوی الارحام کی صنفِ رابع کا بیان

صنفِ رابع میں اگر ایک سے زائد افراد موجود ہوں اور وہ سب صرف باپ کی طرف سے یا سب صرف ماں کی جانب سے ہوں تو اُن میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کے تین اسباب ہیں:

۱۔قرب درجہ: یعنی جس کا درجہ میت سے قریب ہواُسے اُن لوگوں پر ترجیح دی جائے گی جن کا درجہ بعید ہو لہذا پھوپھی کی بیٹی ہو تو چچا کی نواسی محجوب ہوگی۔

۲۔قوتِ قرابت: یعنی درجہ مرجّحہ میں بھی اگر ایک سے زائد افراد ہوں تو اُن میں سگے کو علاتی اور اخیافی پر اور علاتی کو اخیافی پر ترجیح دی جائے گی لہذا سگی خالہ ہو تو علاتی اور اخیافی خالہ محجوب ہوگی۔

۳۔ولدیت وارث: یعنی ایک سے زائد افراد درجے اور قوتِ قرابت میں برابر ہوں تو اُن میں ولدِ وارث کو ولدِ ذی رحم پر ترجیح دی جائے گی لہذا سگے چچا کی بیٹی ہو تو سگی پھوپھی کی بیٹی محجوب ہوگی۔

صنفِ رابع کے یہ افراد درجہ اور قوتِ قرابت میں برابر ہوں اور یہ سب ولدِ وارث ہوں یا سب ولدِ ذی رحم ہوں تو ان میں کوئی محجوب نہ ہوگا اور مال ان سب میں اُن قواعد سے تقسیم ہوگا جو صنفِ اول کے بیان میں مذکور ہوئے۔

صنفِ رابع میں اگر ایک سے زائد افراد موجود ہوں اور اُن میں کچھ باپ کی طرف سے اور کچھ ماں کی طرف سے ہوں تو اُن میں ترجیح کے دو سبب ہیں:

۱۔قربِ درجہ: یعنی اُن میں جس کا درجہ اقرب ہواُسے اُن افراد پر ترجیح ہوگی

جن کا درجہ ابعد ہو لہٰذا ماموں کا لڑکا ہو تو چچا کا نواسہ محجوب ہوگا۔

۲۔ ولدیتِ وارث: یعنی درجہ مرجّحہ میں ایک سے زائد افراد ہوں تو اُن میں ولدِ وارث کو ولدِ ذی رحم پر ترجیح ہوگی لہٰذا اماں کی نانی کا بیٹا ہو تو باپ کے نانا کا بیٹا محجوب ہوگا۔

صنفِ رابع کے یہ افراد اگر درجہ میں برابر ہوں اور سب ولدِ وارث ہوں یا سب ولدِ ذی رحم ہوں تو ان میں سے کوئی محجوب نہیں ہوگا اور مال کے تین حصّے کر کے دو ثلث باپ کو اور ایک ثلث ماں کو دیا جائے گا، پھر باپ کا حصہ باپ کی طرف والوں میں اور ماں کا حصّہ ماں کی طرف والوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

لیکن باپ کا حصہ جب اُس کے قرابت داروں میں تقسیم کیا جائے گا تو اُن میں ایک کو دوسرے پر اولاً قوتِ قرابت سے اور ثانیاً ولدیتِ وارث سے ترجیح حاصل ہوگی، اِسی طرح ماں کا حصہ جب اُس کے قرابت داروں میں تقسیم کریں گے تو اُن میں بھی ایک کو دوسرے پر اولاً قوتِ قرابت سے اور ثانیاً ولدیتِ وارث سے ترجیح دی جائے گی۔

تنبیہ: اولادِ صنفِ رابع اگر قربِ درجہ میں سب برابر ہوں اور اُن میں کچھ افراد باپ کی طرف سے اور کچھ ماں کی طرف سے ہوں تو ''سراجی'' میں یہ ہے کہ نہ قوتِ قرابت کا اعتبار ہے اور نہ ولدیتِ وارث کا مگر صحیح اور معتمد قانون یہ ہے کہ اختلافِ جہت کی صورت میں ولدیتِ وارث سے ترجیح ہے۔

(قواعدِ میراث بحوالہ مبسوط، کنز، تنویر، فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۱۵)

خنثیٰ کا بیان

خنثیٰ کی تعریف:

جس کے فرج و ذکر دونوں ہوں وہ **خنثی** ہے۔پھر اگر وہ صرف ذکر سے پیشاب کرے تو اُسے لڑکا مانا جائے گا اور صرف فرج سے کرے تو لڑکی مانا جائے گا۔اور دونوں سے کرے تو جس سے پہلے کرے اُس کا اعتبار ہوگا اور اگر دونوں سے ایک ساتھ کرے تو وہ **خنثی مشکل موقوف** ہے۔

پھر اگر بالغ ہونے پر مرد کی کوئی علامت ظاہر ہو جیسے داڑھی نکلنا، مردوں کی طرح جماع کرنا یا ذکر سے منی کا نکلنا وغیرہ تو اُسے مرد مانا جائے گا،اور اگر عورت کی کوئی علامت ظاہر ہو جیسے عورتوں کی طرح پستان نکلنا، پستان سے دودھ نکلنا، حائضہ ہونا، حاملہ ہونا وغیرہ تو اُسے عورت مانا جائے گا۔اور اگر مرد یا عورت کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو یا دونوں طرح کی علامتیں ظاہر ہوں تو وہ **خنثی مشکل محکم** ہے۔

فائدہ: جس آدمی کو نہ ذکر ہو نہ فرج وہ ملحق بالخنثی ہے۔

وراثت کے باب میں خنثی مشکل کا حکم:

اگر ورثہ میں کوئی خنثی مشکل یا ملحق بالخنثی ہو تو دو مسئلے بنائے جائیں ایک اُسے مرد مان کر اور ایک عورت مان کر، پھر دونوں مسئلوں میں تجنیس [1] کی جائے اور

---

(۱)......یعنی اگر دونوں مخرج میں تباین ہو تو ہر ایک مخرج کے کل کو دوسرے مخرج اور اُس کے سہام میں ضرب دیا جائے اور اگر دونوں میں توافق یا تداخل ہو تو ہر ایک مخرج کے وفق کو دوسرے مخرج کے کل میں اور اُس کے سہام میں ضرب دیا جائے، اس طرح دونوں مسئلے مساوی ہو جائیں گے اور یہ واضح ہو جائے گا کہ کس کا حصہ کس مسئلے میں کم یا زیادہ یا برابر ہے۔

جس صورت میں اُس کا حصّہ کم بنتا ہو وہی صورت اختیار کی جائے ، اور اگر کسی صورت میں وہ محجوب ہوتا ہو تو اُسے کچھ نہیں ملے گا۔مثلاً بیٹا، بیٹی اور ولد خنثیٰ وارث ہوں تو خنثیٰ کو عورت کا حصہ دیا جائے۔ماں،شوہر،اخیافی بھائی اور باپ کا ولدِ خنثیٰ وارث ہوں تو خنثیٰ کو مرد کا حصہ دیا جائے۔بھائی کا بیٹا اور بھائی کا ولدِ خنثیٰ وارث ہوں تو ولدِ خنثیٰ محجوب ہوگا۔تخریجات حسبِ ذیل ہیں:

مسئلہ 5×4 تجنیس 20 (برتقدیر مذکر)
میت

بیٹا	بیٹی	ولد خنثیٰ
8=4×2	4=4×1	8=4×2

مسئلہ 4×5 تجنیس 20 (برتقدیر مؤنث)
میت

بیٹا	بیٹی	ولد خنثیٰ
10=5×2	5=5×1	5=4×1

مسئلہ 6×4 تجنیس 24 (برتقدیر مذکر)
میت

ماں	شوہر	اخیافی بھائی	باپ کا ولد خنثیٰ
4=4×1	12=4×3	4=4×1	4=4×1

مسئلہ 6 عول 8×3 تجنیس 24 (برتقدیر مؤنث)
میت

ماں	شوہر	اخیافی بھائی	باپ کا ولد خنثیٰ
3=3×1	9=3×3	3=3×1	9=3×3

مسئلہ 2 (برتقدیر مذکر)
میت

سگے بھائی کا بیٹا	سگے بھائی کا ولد خنثیٰ
1	1

مسئلہ 1 (برتقدیر مؤنث)
میت

سگے بھائی کا بیٹا	سگے بھائی کا ولد خنثیٰ
1	محجوب

میراثِ حمل کا بیان

ورثہ میں اگر کوئی بچہ حمل میں ہو اور اُسے لڑکا یا لڑکی ماننے کی صورت میں کچھ حصہ مل سکتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ وضعِ حمل تک تقسیم میراث ملتوی کر دی جائے۔

لیکن اگر دیگر ورثہ وضعِ حمل سے پہلے تقسیم کا مطالبہ کریں تو دو مسئلے بنائے جائیں ایک مسئلہ حمل کو لڑکا مان کر اور ایک لڑکی مان کر، پھر دونوں میں تجنیس کی جائے۔

اب جس وارث کا حصہ دونوں صورتوں میں یکساں ہو اُسے اُس کا پورا حصہ دیدیا جائے اور جس وارث کا حصہ ایک صورت میں کم اور ایک صورت میں زیادہ بنتا ہو اُسے کم حصہ دیا جائے اور اُس کے باقی سہام محفوظ رکھے جائیں۔

پھر اگر ایک بچہ پیدا ہو تو جتنے کا وہ مستحق ہو محفوظ میں سے اتنا اُسے دیدیا جائے اور باقی میں سے جو وارث جتنے کا مستحق ہو وہ اُسے دیدیا جائے مثلاً کوئی شخص ماں، باپ، بیٹی اور حاملہ بیوی چھوڑ کر فوت ہوا ہو تو اُس کا مال 216 سہام پر منقسم ہوگا جن میں سے ماں، باپ کو 32،32 بیوی کو 24 اور بیٹی کو 39 سہام دیے جائیں گے اور باقی 89 سہام محفوظ رکھے جائیں گے۔ تخریج حسبِ ذیل ہے:

مسئلہ 4 3×2 تصحیح 72(8)×3 تجنیس 216 (72 اور 27 میں توافق بالتسع ہے)

میت

ماں	باپ	بیوی	بیٹی 39=3×13	حمل مذکر
36=3×3×4	36=3×3×4	27=3×3×3	39=3×13	78=3×26

مسئلہ 24 عول 27(3)×8 تجنیس 216

میت

ماں	باپ	بیوی	بیٹی	حمل مؤنث
32=8×4	32=8×4	24=8×3	64=8×8	64=8×8

پھر اگر لڑکی پیدا ہو تو محفوظ میں سے اُسے 64 سہام دیے جائیں گے اور باقی 25 سہام پہلی بیٹی کو دیے جائیں گے تاکہ اُس کے بھی کل 64 سہام ہو جائیں جن کی وہ مستحق ہے۔ اور اگر لڑکا پیدا ہو تو محفوظ میں سے اُسے 78 سہام دیے جائیں گے اور باقی میں سے 4،4 سہام ماں، باپ کو اور 3 سہام بیوی کو دیے جائیں گے تاکہ بیوی کے 27 اور ماں، باپ کے 36،36 سہام ہو جائیں جن کے یہ مستحق ہیں۔

پیدا ہونے والا بچہ کس صورت میں وارث ہوگا اور کس صورت میں نہیں:

مسئلہ: 1 اقل مدت حمل چھ ماہ اور اکثر مدت دو سال ہے لہٰذا جو بچہ مورِث کی موت سے چھ ماہ کے اندر پیدا ہو وہ وارث ہوگا اور جو دو سال کے بعد پیدا ہو وہ وارث نہیں ہوگا۔

مسئلہ: 2 حمل اگر میت کا ہو تو اکثر مدت حمل تک پیدا ہونے والا بچہ وارث ہوگا جبکہ عورت نے انقضاءِ عدت کا اقرار نہ کیا ہو یا اقرار کیا ہو مگر اُس اقرار سے بچے کی ولادت تک چھ ماہ سے کم عرصہ گزرا ہو ورنہ وارث نہیں ہوگا۔

مسئلہ: 3 حمل اگر غیر میت کا ہو اور مورث کی موت سے چھ ماہ یا اس سے کم مدت میں بچہ پیدا ہو تو وہ وارث ہوگا اور چھ ماہ کے بعد پیدا ہو تو وارث نہیں ہوگا۔

مسئلہ: 4 بچہ اگر سیدھا پیدا ہوا (پہلے اُس کا سر نکلا پھر باقی بدن) اور پورا سینہ نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا ورنہ نہیں، اور اگر الٹا پیدا ہوا (پہلے پاؤں نکلے پھر باقی بدن) اور ناف نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا ورنہ نہیں۔

فائدہ: مرنے والا بچہ اگر وارث قرار پائے تو وراثت سے اُس کا حصہ اُسے پہنچ کر اُس کا متروکہ ٹھہرے گا اور پھر اُس کے وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

مفقود کا بیان

مفقود کی تعریف:

جو آدمی لا پتہ ہو جائے کہ نہ اُس کی موت معلوم ہو اور نہ زندگی اُسے مفقود کہتے ہیں۔

مفقود کا مسئلہ بنانے کا طریقہ:

اگر کوئی وارث مفقود ہو تو دو مسئلے بنائے جائیں ایک مسئلہ مفقود کو زندہ مان کر اور ایک اُسے مردہ مان کر، پھر جو وارث کسی صورت میں محجوب ہو اُسے فی الحال کچھ نہ دیا جائے مثلاً اگر کسی کا بیٹا مفقود ہو اور وہ اپنی بیوی اور سگے بھائی کو چھوڑ کر فوت ہوا ہو تو سگے بھائی کو فی الحال کچھ نہ دیا جائے کیونکہ بیٹے کی موجودگی میں بھائی بہن محجوب ہوتے ہیں۔

پھر دونوں مسئلوں میں تجنیس کی جائے اور جس وارث کا حصہ دونوں صورتوں میں یکساں ہو اُسے اُس کا پورا حصہ دیدیا جائے اور جس وارث کا حصہ دونوں صورتوں میں کم و بیش بنتا ہو اُسے کم حصہ دیا جائے اور باقی کو محفوظ رکھا جائے۔

مثلاً جس عورت کا سگا بھائی مفقود ہو وہ اپنے شوہر اور دو سگی بہنوں کو چھوڑ کر فوت ہوئی ہو تو اُس کا مال 56 سہام پر منقسم ہوگا جن میں شوہر کو 24 اور دونوں بہنوں کو 7، 7 سہام دیے جائیں گے اور باقی 18 سہام محفوظ رکھے جائیں گے۔

تخریج حسبِ ذیل ہے:

مسئلہ 2×4 تصحیح 8×7 تجنیس 56 (مفقود کو زندہ مان کر)

میت

شوہر	سگی بہن	سگی بہن	سگا بھائی
		4=4×1	
28=7×4×1	7=7×1	7=7×1	14=7×2

مسئلہ 6 عول 7×8 تجنیس 56 (مفقود کو مردہ مان کر)

میت

شوہر	سگی بہن	سگی بہن
24=8×3	16=8×2	16=8×2

مسئلہ:1 مفقود اپنے مال کے حق میں زندہ اور دوسرے کے مال کے حق میں مردہ ہے یعنی مفقود جب تک مفقود رہے نہ اُس کا مال اُس کے ورثہ میں تقسیم ہوگا اور نہ وہ دوسرے کے مال میں وارث ہوگا لیکن اُس کے مورثین کی میراث سے اُس کا حصہ محفوظ رکھا جائے گا۔

مسئلہ:2 مفقود اگر زندہ واپس آجائے تو اُس کے فوت شدہ مورِثین کے ترکے میں جتنے جتنے حصے کا وہ مستحق تھا وہ اُسے دیدیا جائے گا۔اور اگر زندہ واپس نہ آئے اور اُس کی عمر پورے ستّر سال یا اس سے زیادہ ہوجائے تو اب قاضی شرع اُس کی موت کا حکم دے گا،اس کے بعد مفقود کا مال اُس کے اُن ورثہ پر تقسیم کیا جائے گا جو اُس کی موت کا حکم دیے جانے کے وقت زندہ ہوں،اور جس میت کے ترکے سے مفقود کے لیے جو کچھ محفوظ رکھا گیا تھا وہ اُسی میت کے اُن وارثوں میں تقسیم ہوگا جو اُس میت کی موت کے وقت زندہ تھے۔

مرتد کی میراث کا بیان

مرتد کی تعریف:

جو شخص دینِ اسلام سے پھر جائے اُسے **مرتد** کہتے ہیں۔

مرتد کے احکام:

مسئلہ:1 مرتد کسی کا وارث نہیں ہوتا نہ مسلمان کا نہ کافر اصلی کا اور نہ ہی کسی دوسرے مرتد کا، البتہ پوری آبادی کے سب لوگ اگر مرتد ہو جائیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

مسئلہ:2 مرتد پر اسلام پیش کیا جائے گا، اگر وہ مہلت طلب کرے تو تین دن کی مہلت دی جائے گی اگر اسلام لے آئے تو ٹھیک ورنہ سلطان اسلام اُسے قتل کر دے گا، البتہ اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اُسے قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ اُسے قید کیا جائے گا یہاں تک کہ اسلام لائے یا مر جائے۔

مسئلہ:3 مرتد اگر بحالتِ ارتداد مر جائے یا قتل ہو جائے یا دار الحرب چلا جائے اور قاضی اُس کے لیے یہ حکم کر دے کہ دار الحرب جاملا (گویا کہ وہ مرگیا) تو اب اُس کا مال اُس کے مسلمان ورثہ میں درجِ ذیل تفصیل کے مطابق تقسیم کیا جائے گا:

ا۔ مرتد مرد نے جو مال بحالتِ اسلام کمایا ہو وہ اُس کے مسلمان ورثہ کو ملے گا اور جو مال بحالتِ ارتداد حاصل کیا وہ بیت المال میں رکھا جائے گا اور مصالح مسلمین میں صرف کیا جائے گا اور دار الحرب چلے جانے کے بعد جو اُس نے کمایا وہ بالاتفاق **فَیْ** ہے اُسے بھی بیت المال میں رکھا جائے گا۔

۲۔ مرتدہ کا مال اُس کے مسلمان ورثہ کو ملے گا خواہ ارتداد سے پہلے کا ہو یا بعد کا۔

اسیر کا بیان

اسیر کی تعریف:

اسیر سے مراد وہ مسلمان ہے جسے کفار قیدی بنا کر دارالحرب لے گئے ہوں۔

اسیر کے احکام:

مسئلہ:1 قیدی جب تک اپنے دین پر قائم رہے گا اُس کا حکم اور مسلمانوں ہی کی طرح رہے گا یعنی وہ اپنے مورثین کا وارث بھی بنے گا اور اپنے وارثین کے لیے مورث بھی بنے گا۔

مسئلہ:2 قیدی اگر معاذ اللہ مرتد ہو جائے تو اُس پر مرتد کے احکام جاری ہوں گے اور ردّت کی بنا پر حکمِ موت اس وقت ثابت ہوگا جب قضائے قاضی ہو چکے۔

مسئلہ:3 اگر قیدی کا مرتد ہونا معلوم نہ ہو اور نہ اُس کی موت وحیات کا علم ہو تو اُس پر مفقود کے احکام جاری ہوں گے۔

ایک ساتھ ڈوب کر، جل کر یا دب کر فوت ہو جانے والوں کا حکم:

عمارت گر جانے، آگ لگ جانے، ہوائی جہاز گر جانے یا کسی بھی حادثے کی صورت میں اگر چند رشتہ دار ایک ساتھ انتقال کر جائیں یا انتقال تو ایک ساتھ نہ کریں مگر یہ معلوم نہ ہو کہ کون پہلے مرا اور کون بعد میں تو حکم یہ ہے کہ اُن میں سے کوئی کسی کا وارث نہیں ہوگا اور ہر ایک کا مال اُس کے زندہ ورثہ میں حسبِ قواعدِ میراث تقسیم کیا جائے گا۔ مثلاً دو بھائی ایک ساتھ انتقال کر گئے اور دونوں نے ایک ایک بیٹی، ماں اور ایک چچا وارث چھوڑے ہوں اور دونوں کے پاس 90،

90 دینار تھے تو ہر ایک کے ترکے سے ماں کو 15،15 دینار، ہر بیٹی کو 45،45 دینار اور چچا کو 30،30 دینار ملیں گے۔

اللّھمّ ربّنا تقبّل منّا انّک أنت السمیع العلیم اللّھمّ اغفر لي ولوالديّ وللمؤمنین یوم یقوم الحساب فانّک علی کلّ شيء قدیر وبالاجابة جدیر وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین.

س: کسی نے متعدد جنس کی سترہ عورتیں وارث چھوڑیں اور سترہ دینار چھوڑے ہر ایک کو ایک ایک دینار ملا یہ کیسے؟

ج: اس کی تین بیویاں اور دو جدہ صحیح اور چار اخیافی بہنیں اور آٹھ سگی بہنیں ہیں۔

س: ایک عورت کے نصف مال کا وارث اس کا شوہر ہو گیا اور نصف مال کا وارث اس عورت کا خسر یہ کیسے؟

ج: اس عورت کا خسر اس کا چچا ہے۔

س: کسی عورت کے نصف مال کا وارث اس کا شوہر ہو گیا اور نصف مال اس عورت کی بیٹی کو ملا یہ کیسے؟

ج: اس عورت کا شوہر اس کا چچا زاد بھائی ہے۔

س: دو بھائی ایک ہی دن طلوعِ آفتاب کے وقت فوت ہوئے، یعنی اس آن میں کہ جس آن میں آفتاب طلوع ہوا اور ان میں سے بڑے بھائی کے ترکہ کا مستحق اس کا چھوٹا بھائی مانا گیا یہ کیسے۔؟

ج: آفتاب مشرق میں پہلے طلوع کرتا ہے اور مغرب میں پیچھے، ان میں سے بڑا بھائی مشرق میں فوت ہوا اور چھوٹا مغرب میں۔

س: تین بیٹے اور ایک پوتا (حامد، محمود، حماد، حمید) چھوڑ کر زید فوت ہوا اور چوبیس ہزار روپے چھوڑے اس کے بعد حامد پھر محمود پھر حماد فوت ہوا، زید کے تینوں بیٹے کی بیویوں کو ایک ایک ہزار روپے ملے اور اکیس ہزار روپے حمید کو ملے جو زید کا پوتا ہے یہ کیسے؟

تنبیہ: تمرین کی غرض سے اس کا جواب چھوڑ دیا گیا ہے۔